لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ

لوہیا نامہ

URDU DAILY **LOHIA NAMA** LUCKNOW

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 12, Issue No. 28 Saturday 30 March, 2024 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition

جلد نمبر(۱۲) شمارہ نمبر(۲۸) ۳۰/مارچ ۲۰۲۴ء بروز ہفتہ قیمت: ایک روپیہ (صفحات:۴)

مختار انصاری کا جسد خاکی باندہ سے غازی پور کے لیے روانہ

محمد آباد میں سبھی دکانیں بند، تدفین کل، سخت سیکورٹی کے درمیان لاش لے کر 26 گاڑیوں کا قافلہ روانہ، دفعہ 144 نافذ

لکھنؤ (ایجنسی) باندہ میڈیکل کالج میں ڈاکٹروں کے ایک گروپ کے ذریعہ پوسٹ مارٹم کیے جانے کے بعد مختار انصاری کی لاش کو غازی پور ضلع کے محمد آباد یوسف پور واقع ان کی آبائی رہائش لے جایا جا رہا ہے۔ اس درمیان محمد آباد یوسف پور میں دکانیں اور بازار بند ہیں اور لوگ مختار انصاری کے جسد خاکی کا انتظار کر رہے ہیں۔ باندہ کے رانی دُرگاوی میڈیکل کالج سے پوسٹ مارٹم کے بعد سخت سیکورٹی کے درمیان مختار انصاری کی لاش لے کر 26 گاڑیوں کا قافلہ شام تقریباً 5 بجے غازی پور کے لیے روانہ ہوا۔ اس قافلے میں موجود مختار کے وکیل نسیم حیدر نے بتایا کہ ان کا جسد خاکی چھوٹے بیٹے عمر انصاری، بہو نکہت انصاری اور دو چچازاد بھائیوں کے سپرد کیا گیا۔ جسد خاکی کے ساتھ ایمبولنس میں عمر انصاری، نکہت انصاری اور دونوں چچازاد بھائی بیٹھے ہوئے ہیں۔ سیکورٹی کو توجہ میں رکھتے ہوئے پولیس افسران کی 24 گاڑیاں قافلے میں شامل کی گئی ہیں، جبکہ دو گاڑیاں انصاری کنبہ کی ہیں۔

قابل ذکر ہے کہ باندہ سے محمد آباد (غازی پور) کی دوری تقریباً 400 کلومیٹر ہے اور لاش فتح پور، کوشامبی، پریاگ راج، بھدوہی اور وارانسی وغیرہ ضلع سے گزرتے ہوئے اپنے گھر پہنچے گا۔ مختار انصاری کی لاش دیر رات محمد آباد پہنچنے کا امکان ہے، اس لیے تدفین کا عمل کل یعنی 30 مارچ کو ہی انجام پائے گا۔ مختار انصاری کے جسد خاکی کی تدفین کے لیے کالی باغ واقع خاندانی قبرستان میں گڈھا کھودا گیا ہے۔ آخری رسومات کے لیے جسد خاکی کو قبرستان کس وقت لایا جائے گا، اس سلسلے میں فی الحال کچھ بھی طے نہیں کیا گیا ہے۔ خاندانی ذرائع کا کہنا ہے کہ کالی باغ قبرستان میں ہی مختار انصاری کے والدین کی بھی قبریں ہیں۔ اس درمیان اتر پردیش کے کئی اضلاع میں اب بھی دفعہ 144 نافذ ہے۔ پوری ریاست میں پولیس الرٹ ہے اور انصاری فیملی کی رہائش سے لے کر قبرستان تک تو کثیر تعداد میں پولیس کو تعینات کیا گیا ہے۔ راستہ میں جگہ جگہ بریکر بھی لگائے گئے ہیں۔ مقامی پولیس افسر اَتر سنگھ اور محمد آباد کوتوالی کے انچارج انسپکٹر پون کمار اپادھیائے نے بتایا کہ تدفین کے لیے قبر تیار کیا گیا ہے اور گھر والے بتا رہے ہیں کہ لاش لائے جانے کے بعد ہی دفن کرنے کا وقت طے ہوگا۔ قابل ذکر ہے کہ مختار انصاری کی لاش کا پوسٹ مارٹم ان کے بیٹے عمر انصاری نے دہلی ایمس کے ڈاکٹروں سے کرانے کا مطالبہ کیا تھا، لیکن ایسا نہیں ہوا۔ دراصل وہ باندہ میڈیکل کالج میں ہوئے پوسٹ مارٹم سے مطمئن نظر نہیں آ رہے ہیں۔ باندہ سی ایم او نے بتایا کہ مختار انصاری کی پوسٹ مارٹم رپورٹ میں دورۂ قلب سے موت ہونے کی تصدیق ہوئی ہے۔ انھوں نے یہ بھی جانکاری دی کہ 'بِسرا' کو محفوظ رکھ لیا گیا ہے۔ بہر حال، اس درمیان خبریں سامنے آ رہی ہیں کہ مختار انصاری کے بیٹے عباس انصاری، جو کہ جیل میں بند ہیں، انھوں نے والد کے آخری دیدار کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اس کے لیے انھوں نے سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا ہے۔ عباس انصاری کے وکیل نے سپریم کورٹ کے ویکیشن افسر سے رابطہ کیا ہے اور عدالت سے جلد از جلد عرضی پر سماعت کا مطالبہ کیا ہے۔

جوڈیشل انکوائری کا حکم ▫ ایک ماہ کے اندر رپورٹ طلب

باندہ، (یو این آئی) اتر پردیش کے باندہ میں چیف جوڈیشل مجسٹریٹ نے جمعہ کو مختار انصاری کی موت کی عدالتی تحقیقات کا حکم دیا۔ چیف جوڈیشل مجسٹریٹ بھگوان داس گپتا نے ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ (ایم پی/ایم ایل اے کورٹ) گریما سنگھ کو تفتیشی افسر نامزد کرتے ہوئے ایک ماہ کے اندر تحقیقاتی رپورٹ بھیجنے کا حکم دیا۔ عدالت نے یہ احکامات باندہ ڈسٹرکٹ جیل کے سینئر سپرنٹنڈنٹ کی جانب سے جمعہ کو سزا یافتہ/ زیر سماعت قیدی مختار انصاری کی موت کے بارے میں معلومات بھیجنے کے ساتھ عدالتی انکوائری کیلئے ایک تفتیشی افسر کو نامزد کرنے کی درخواست پر دیے ہیں۔ حکم کی ایک کاپی ضلع جج اور ضلع مجسٹریٹ کو معلومات اور ضروری کارروائی کیلئے بھیجی گئی۔ اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ جیل سپرنٹنڈنٹ کو 63 سالہ مختار انصاری کی موت/ علاج سے متعلق تمام فارم اور تفتیش سے متعلق دیگر دستاویزات 3 دن کے اندر تفتیشی افسر کو فراہم کرنے کا بھی حکم دیا۔

بیٹے نے دہلی ایمس میں پوسٹ مارٹم کرانے کا مطالبہ کیا

باندہ، (ایجنسیاں) مختار انصاری کی موت کے بعد باندہ میڈکل کالج میں ان کا پوسٹ مارٹم ہوا لیکن اب ان کے اہلِ خانہ نے اس پوسٹ مارٹم پر عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ مختار انصاری کے بیٹے عمر انصاری نے باندہ کے ضلع مجسٹریٹ کو خط لکھ کر اپنے والد کا پوسٹ مارٹم دہلی ایمس کے ڈاکٹروں سے کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ اپنے خط میں عمر انصاری نے لکھا ہے کہ ان کے خاندان کو باندہ کے طبی نظام پر بھروسہ نہیں ہے۔ مختار انصاری کے اہل خانہ نے الزام لگایا ہے کہ باندہ جیل میں دوپہر کے کھانے میں مختار انصاری کو زہر دیا گیا تھا۔ حکومت اور انتظامیہ انہیں قتل کرانا چاہتی تھی۔ جس کے بعد اب مختار انصاری کی موت کی جوڈیشل انکوائری کے احکامات دیے گئے ہیں۔ دریں اثنا اہل خانہ کی جانب سے دی گئی معلومات کے مطابق غازی پور ضلع کے کالی باغ میں خاندان کا ایک خاندانی قبرستان ہے۔ وہیں مختار کو دفنانے کی تیاریاں کی جارہی ہیں۔ ضلع میں سیکورٹی کے بھی سخت انتظامات کیے گئے ہیں۔

شامی شہر حلب کے ہوائی اڈے کے قریب شدید دھماکے، 42 ہلاکتوں کی اطلاعات

دمشق (ایجنسی) اسرائیلی فوج نے غزہ کے ساتھ ساتھ شام پر بھی بمباری کرنا شروع کر دی، شام کے شہر حلب پر اسرائیلی فضائی حملوں میں لبنانی گروپ حزب اللہ کے پانچ ارکان سمیت 42 افراد جاں بحق ہو گئے۔ برطانوی خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق شام کی وزارت دفاع نے کہا تھا کہ حلب پر اسرائیل اور حزب اللہ کے فائٹرز کے درمیان کے حملوں کے بعد متعدد شہری اور فوجی اہلکار جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں، اسرائیلی حملوں کے بعد دھماکوں کی آوازیں دور دور تک سنی گئی۔ دوسری جانب اسرائیلی حکام نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے شام میں حزب اللہ کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا۔ رائٹرز کے مطابق سیکورٹی ذرائع نے انہیں بتایا ہے کہ جمعہ کو علی الصباح ہونے والے حملوں میں لبنانی گروپ حزب اللہ کے پانچ جنگجو مارے گئے ہیں، یہ واضح نہیں ہے کہ آیا وہ ہلاک ہونے والے 42 میں شامل ہیں۔ قبل ازیں یہ رپورٹ سامنے آئی تھی کہ برطانیہ میں قائم سیریئن آبزرویٹری فار ہیومن رائٹس نے کہا ہے کہ اسرائیلی حملے حلب کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ کے قریب اسلحہ گودام کو نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں بڑے دھماکے ہوئے۔ شامی وزارت دفاع نے بیان میں کہا گیا ہے کہ 'جارحیت کے نتیجے میں متعدد شہری اور فوجی اہلکار شہید اور زخمی ہوئے اور سرکاری اور نجی املاک کو نقصان پہنچا'۔ سات اکتوبر کے بعد سے اسرائیل نے شام میں ایرانی حمایت یافتہ ملیشیا کے اڈوں پر اپنے حملوں میں اضافہ کر دیا ہے، اس نے شامی فوج کے فضائی دفاع اور کچھ شامی افواج کو بھی نشانہ بنایا ہے۔

امریکی عہدیدار کا غزہ جنگ پر احتجاجاً استعفیٰ

واشنگٹن (ایجنسی) غزہ کی پٹی میں جاری اسرائیلی جنگ کی وجہ سے امریکہ میں نہ صرف عوامی حلقوں بلکہ سرکاری حلقوں میں بھی بے چینی بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کا اندازہ غزہ جنگ کی وجہ سے بطور احتجاج اپنے عہدوں سے استعفیٰ دینے سے کیا جا سکتا ہے۔ غزہ پر اسرائیلی جنگ اپنے ساتویں مہینے میں داخل ہو رہی ہے۔ تل ابیب کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اس کے بارے میں امریکہ کے اندر سے مذمت کی آوازیں بڑھتی جا رہی ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں انسانی حقوق کے امور پر کام کرنے والے امریکی محکمہ خارجہ کے ایک اہلکار نے غزہ کی پٹی پر اسرائیلی جنگ کے لیے امریکی حمایت کے خلاف احتجاجاً اپنے استعفیٰ کا اعلان کیا۔ وزارت خارجہ میں جمہوریت، انسانی حقوق، اور محنت کے دفتر میں خارجہ امور کے افسر انیل شیلین نے زور دیا کہ انہوں نے اپنی ایک سال کی سروس کے بعد استعفیٰ دیا، کیونکہ انہوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ جب تک واشنگٹن مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کو ہتھیار بھیجتا رہے گا انسانی حقوق کو فروغ دینے کی کوشش کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

اوقات سحر و افطار

19/رمضان المبارک 1445ھ

ہفتہ، 30/مارچ 2024

وقت افطار	ختم سحر
6:25	4:33

فقہ جعفریہ کیلئے ختم سحر ۸ منٹ قبل اور افطار میں ۱۱ منٹ کی تاخیر

راجو پال قتل کیس کے تمام ملزمین قصوروار قرار، 6 کو عمر قید

لکھنؤ (ایجنسی) لکھنؤ کی سی بی آئی عدالت نے بی ایس پی ممبر اسمبلی راجو پال کے قتل کیس کے تمام ساتوں ملزمین کو قصوروار ٹھہراتے ہوئے سزا بھی سنا دی ہے۔ عدالت نے ان میں سے 6 ملزمین کو عمر قید اور 1 کو چار سال قید کی سزا سنائی ہے۔ عدالت نے آج صبح ہی ان ملزمین کو قصوروار ٹھہرایا تھا۔ اس کیس میں پولیس حراست میں قتل ہوئے عتیق احمد اور اشرف کو بھی نامزد کیا گیا تھا۔ عدالت سے مجرم قرار دیے گئے ساتوں ملزمین کے نام عابد، فرحان، جاوید، عبدالقوی، گل حسن، اسرار اور رنجیت پال ہیں۔ لکھنؤ سی بی آئی کی خصوصی عدالت نے ان ملزمین میں سے عابد، جاوید، عبدالقوی، گل حسن اور رنجیت پال کو عمر قید جبکہ فرحان کو چار سال قید کی سزا سنائی ہے۔ واضح رہے کہ 19 سال قبل 25 جنوری 2005 کو اس وقت کے بی ایس پی ایم ایل اے راجو پال کو پریاگ راج کے دھومن گنج میں گولی مار کر قتل کر دیا گیا تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ راجو پال کو اسمبلی انتخابات میں عتیق احمد کے بھائی اشرف کو شکست دینے کے بعد سیاسی دشمنی کی وجہ سے قتل کیا گیا تھا۔ 2004 میں راجو پال بی ایس پی کے ٹکٹ سے ایم ایل اے منتخب ہوئے تھے جبکہ سماج وادی پارٹی کے امیدوار اور عتیق احمد کے بھائی اشرف راجو پال کے مقابلے میں الیکشن ہار گئے تھے۔ اس قتل کی منظر کشی کچھ یوں کی جاتی ہے کہ 25 جنوری کو ایس آر این اسپتال کے راستے میں راجو پال کی کوالیس گاڑی کو ایک اسکارپیو نے اوور ٹیک کیا۔ راجو پال خود کوالیس گاڑی خود چلا رہے تھے اور رخسانہ ان کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی تھی۔ جیسے ہی راجو پال جی ٹی روڈ پر پہنچے ایک اسکارپیو کار نے ان کی کوالیس گاڑی کو اوور ٹیک کیا۔ اسکارپیو میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے راجو پال کو فائرنگ کر دی جس میں راجو پال کے سینے میں گولی لگ گئی۔

یوگی حکومت کو اقتدار میں رہنے کا کوئی حق نہیں: اکھلیش

مختار انصاری کی موت کے بعد سپا سربراہ برہم

لکھنؤ (ایجنسی) مختار انصاری کی موت کے بعد یوگی حکومت پر ہر جانب سے تنقیدیں شروع ہو گئیں ہیں۔ کانگریس و بی ایس پی کی جانب سے اس کی اعلیٰ سطحی انکوائری کے مطالبے کے بعد سماج وادی پارٹی کا بھی اس پر سخت ردعمل سامنے آیا ہے۔ ایس پی کے قومی صدر اور یوپی کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے مختار انصاری کی موت پر یوگی حکومت پر سخت ناراضگی ظاہر کی ہے اور کہا ہے کہ انہیں اقتدار میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اکھلیش یادو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ لکھا ہے جس میں کہا ہے کہ "ہر حال میں اور ہر جگہ کسی کی زندگی کی حفاظت کرنا حکومت کا اولین فرض ہوتا ہے۔ حکومتوں پر مندرجہ ذیل حالات میں سے کسی بھی حالت میں، کسی محروس یا قیدی کی موت ہونا، عدالتی عمل سے لوگوں کا یقین اٹھا دے گا۔ اکھلیش یادو نے اپنی پوسٹ میں کئی وجوہات درج کی ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے "تھانے میں حراست میں رہتے ہوئے، جیل کے اندر آپسی لڑائی میں، جیل کے اندر بیمار ہونے پر، عدالت لے جاتے وقت، اسپتال لے جاتے وقت، اسپتال میں علاج کے دوران، جھوٹا انکاؤنٹر دکھا کر، جھوٹی خودکشی دکھا کر، کسی حادثے میں زخمی دکھا کر۔ ایسے تمام مشتبہ معاملات میں سپریم کورٹ کے جج کی نگرانی میں جانچ ہونی چاہئے۔ حکومت عدالتی عمل کو بالا طاق رکھ کر جس طرح دوسرے راستے اپناتی ہے وہ پوری طرح غیر قانونی ہے۔ ایس پی سربراہ نے کہا کہ "جو حکومت زندگی کی حفاظت نہ کر پائے اسے اقتدار میں برقرار رہنے کا کوئی حق نہیں۔ اتر پردیش 'سرکاری انارکی' کے بدترین دور سے گزر رہا ہے۔ یہ یوپی میں لاء اینڈ آرڈر کا صفر دور (شونیہ کال) ہے۔"

امریکہ غزہ میں امن فوج کے قیام کیلئے پینٹاگون کی تجویز پر غور کر رہا ہے: رپورٹ

واشنگٹن (ایجنسی) محکمہ دفاع اور بائیڈن انتظامیہ کے حکام کے مطابق امریکہ مبینہ طور پر پینٹاگون کی اس تجویز پر غور کر رہا ہے کہ موجودہ جنگ کے خاتمے کے بعد غزہ میں ایک امن فوج تعینات کی جائے۔ پولیٹیکو میگزین نے جمعرات کو رپورٹ کیا کہ اگرچہ ان خیالات میں زمین پر امریکی فوجیوں کی تعیناتی شامل نہیں لیکن وہ پینٹاگون کو کثیر القومی فوج یا فلسطینی امن دستے کے لیے فنڈز فراہم کرنے کی تجویز پیش کرتے ہیں۔ مضمون میں پینٹاگون کے دو اہلکاروں اور دو الگ الگ امریکی اہلکاروں کا حوالہ دیا گیا جن کا نام نہیں بتایا گیا۔ حکام نے کہا کہ پینٹاگون کی فنڈنگ دیگر ممالک کی علیحدہ امداد کے ساتھ مل کر امن فوج کی ضروریات کو پورا کرے گی۔ واشنگٹن نے غزہ کے لیے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امداد کے لیے اتحادیوں اور شراکت داروں سے رجوع کیا ہے جبکہ اسرائیل تباہ شدہ انکلیو کی تعمیر نو کی ادائیگی کے لیے امیر خلیجی ممالک پر اعتماد کر رہا ہے۔ البتہ خلیجی ممالک نے کہا ہے کہ وہ آنکھیں بند کر کے مدد نہیں کریں گے اور دو ریاستی حل کے لیے ایک واضح اور ناقابلِ واپسی راستے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے بدعنوان فلسطینی اتھارٹی میں اصلاحات کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ العربیہ نے رپورٹ پر تبصرہ کرنے کے لیے پینٹاگون سے رابطہ کیا ہے۔ بائیڈن انتظامیہ کے ایک سینئر اہلکار نے پولیٹیکو میگزین کو بتایا کہ امریکہ جنگ کے بعد غزہ میں عبوری حکومت اور سیکورٹی کے ڈھانچے کے لیے مختلف منظر ناموں پر غور کر رہا ہے۔ اہلکار کے حوالے سے بتایا گیا، "ہم نے اسرائیلیوں اور اپنے شراکت داروں دونوں سے غزہ میں جنگ کے بعد کے کلیدی عناصر کے بارے میں بہت زیادہ بات چیت کی ہے جب اس کے لیے مناسب وقت ہو۔" امریکہ اور اسرائیل کے درمیان حالیہ ہفتوں میں اس وقت کشیدگی پیدا ہوئی جب واشنگٹن نے اسرائیل سے شہریوں کی ہلاکتوں کے معاملے میں مزید احتیاط برتنے کا مطالبہ کیا۔ اس ہفتے اسرائیلی وزیر اعظم نے وہ دورہ منسوخ کر دیا جو ان کے اعلیٰ معاونین اور بائیڈن انتظامیہ کے اہلکاروں کے درمیان واشنگٹن میں طے شدہ تھا۔

انکم ٹیکس نوٹس سے ناراض کانگریس کا ملک گیر مظاہرہ کا اعلان

بی جے پی پر لگایا 'ٹیکس ٹیررزم' کا الزام، 1800 کروڑ کا نوٹس موصول

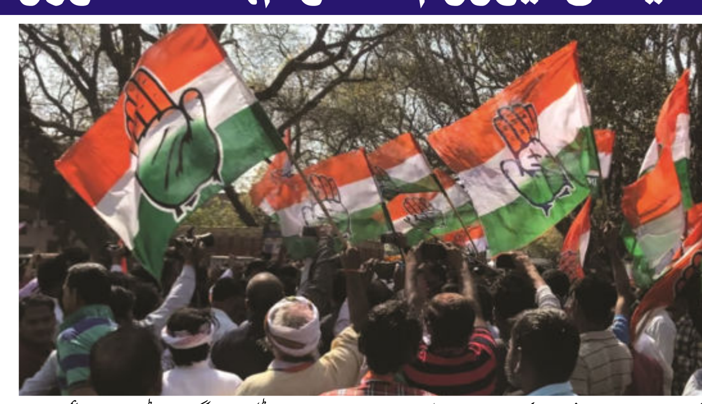

نئی دہلی (ایجنسی) کانگریس نے انکم ٹیکس محکمہ کی طرف سے جاری کردہ نئے نوٹس کے خلاف 30 اور 31 مارچ (ہفتہ اور اتوار) کو ملک گیر مظاہرہ کا اعلان کر دیا ہے۔ اپوزیشن پارٹی کانگریس نے بی جے پی پر ٹیکس ٹیررزم (ٹیکس دہشت گردی) شروع کرنے اور جمہوریت کو کمزور کرنے کا الزام عائد کیا اور کہا کہ یہ جمہوریت کے لیے مضر ہے۔ پارٹی جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے کانگریس کی سبھی ریاستی یونٹس سے ریاست میں ہفتہ اور اتوار کو بڑے پیمانے پر احتجاجی مظاہرہ منعقد کرنے کو کہا ہے۔ کانگریس نے جمعہ کے روز کہا کہ لوک سبھا انتخاب سے عین قبل انکم ٹیکس محکمہ نے پانچ الگ الگ مالی سالوں کے ٹیکس ریٹرن میں مبینہ خامیوں کے لیے 1823.08 کروڑ روپے کی ادائیگی کے لیے نوٹس اسے جاری کیے ہیں۔ اس معاملے میں پارٹی جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے بھی دعویٰ کیا کہ لوک سبھا انتخاب سے قبل 'ٹیکس ٹیررزم' کے ذریعہ اپوزیشن پر حملہ کیا جا رہا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بی جے پی حکومت الگ الگ طرح سے لگاتار اپوزیشن کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے بھی انکم ٹیکس محکمہ کے ذریعہ پارٹی کو بھیجے گئے نئے نوٹس پر سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انھوں نے اپنے ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا ہے کہ "بی جے پی کے 42 کروڑ روپے کے بے حساب ڈپازٹ پر 4,600 کروڑ روپے کے جرمانہ کو نظر انداز کیا گیا، جبکہ اراکین پارلیمنٹ و اراکین اسمبلی کے ذریعے 14 لاکھ روپے نقد جمع کرنے پر کانگریس سے 135 کروڑ روپے جرمانے کا مطالبہ کیا گیا!" ساتھ ہی انھوں نے سوال کیا کہ "انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ پر کون دباؤ ڈال رہا ہے کہ وہ صرف اپوزیشن کے خلاف ہی اس طرح بلا جواز کارروائی کرے؟ اہم اپوزیشن پارٹی کانگریس کو ہراساں کرنے کے لیے انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کو اسلحہ کے طور پر کیوں استعمال کرنے دیا جا رہا ہے؟"

کانگریس نے جاری کی نویں فہرست

نئی دہلی (ایجنسی) کانگریس نے لوک سبھا انتخاب کے پیش نظر اپنے امیدواروں کی نویں فہرست آج جاری کر دی۔ اس فہرست میں 5 امیدواروں کا اعلان کیا گیا ہے جن میں سے 2 راجستھان کی لوک سبھا سیٹوں کے لیے اور 3 کرناٹک کی لوک سبھا سیٹوں کے لیے انتخابی میدان میں اتارے گئے ہیں۔ کانگریس اب تک 200 سے زائد امیدواروں کا اعلان کر چکی ہے، لیکن اتر پردیش اور بہار سمیت کچھ دیگر ریاستوں کی اہم لوک سبھا سیٹوں پر اب تک کسی امیدوار کا اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ جمعہ کے روز جاری کانگریس کی نویں فہرست کے مطابق راجستھان کی بیلواڑہ سے سی پی جوشی کو ٹکٹ دیا گیا ہے، جبکہ راجسمند سے ڈاکٹر دامودر گوجر کو انتخابی میدان میں اتارا گیا ہے۔ اس سیٹ سے پہلے سدرشن راوت کو ٹکٹ دیا گیا تھا، لیکن اب امیدوار کو بدل دیا گیا ہے۔ دوسری طرف کرناٹک کی بیلاری لوک سبھا سیٹ سے ای. ٹھکرام کو ٹکٹ دیا گیا ہے، جبکہ چامراج نگر سے سنیل بوس اور چکبلا پور سے رکشا رمیا کو قسمت آزمائی کا موقع فراہم کیا گیا ہے۔

حکومت بدلے گی تو جمہوریت کو پامال کرنے والوں پر کارروائی ضرور ہوگی: راہل

نئی دہلی (ایجنسی) محکمہ انکم ٹیکس کی جانب سے ٹیکس ادائیگی کا نوٹس جاری کیے جانے کے معاملے پر کانگریس نے بالواسطہ بی جے پی پر سخت حملہ کیا ہے۔ پارٹی کے سابق صدر راہل گاندھی نے ایک ویڈیو جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب حکومت تبدیل ہوگی تو جمہوریت کو پامال کرنے والوں پر کارروائی ضرور ہوگی اور ایسی کارروائی ہوگی کہ دوبارہ کسی کی ہمت نہیں ہوگی یہ سب کرنے کی، یہ میری گارنٹی ہے۔ راہل گاندھی نے جمعہ (29 مارچ) کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اپنی ایک ویڈیو شیئر کی ہے جس میں وہ کہہ رہے ہیں کہ "اگر سی بی آئی اپنا کام کرتی، اگر ای ڈی اپنا کام کرتی تو ایسا نہیں ہوتا۔ اس لیے انہیں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ وہ جو یہ سب کر رہے ہیں، کسی نہ کسی دن بی جے پی کی حکومت بدلے گی اور پھر کارروائی ہوگی، اور ایسی کارروائی ہوگی کہ میں گارنٹی دے رہا ہوں کہ ایسا دوبارہ کبھی نہیں ہوگا۔ اس لیے انہیں بھی سوچنا چاہیے۔'

قابل ذکر ہے کہ مرکزی ایجنسیوں کی کارروائی سے متعلق آج کانگریس نے پریس کانفرنس بھی کیا۔ اس میں کانگریس کے لیڈران نے کہا کہ لوک سبھا انتخابات سے عین قبل انکم ٹیکس محکمہ نے پانچ مختلف مالی سال کے ٹیکس ریٹرن میں مبینہ بے قاعدگیوں کے لیے 1823.08 کروڑ روپئے کی ادائیگی کے لیے نوٹس جاری کیے ہیں لیکن اس نے بی جے پی کے تعلق سے اپنی آنکھیں بند کر لی ہیں، جبکہ اس پر 4600 کروڑ روپے کا جرمانہ بنتا ہے۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے دعویٰ کیا کہ لوک سبھا انتخابات سے قبل اپوزیشن پر 'ٹیکس دہشت گردی' (ٹیکس ٹیررزم) کے ذریعے حملہ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "پورے ملک کو معلوم ہو چکا ہے کہ بی جے پی نے الیکٹورل بانڈ گھوٹالے کے ذریعے تقریباً 8,250 کروڑ روپے کا چندہ اکٹھا کیا ہے۔ بی جے پی حکومت مختلف طریقوں سے مسلسل اپوزیشن پارٹیوں کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔" انھوں نے مزید کہا کہ "ہم ڈرنے والے نہیں ہیں، اپنی انتخابی مہم جاری رکھیں گے، جو لوگ ڈرانے کی کوشش کر رہے ہیں وہ خود ہی ڈرے ہوئے ہیں۔" کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے کانگریس اور بی جے پی پر جرمانے سے متعلق دستاویزات سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر پیش بھی کیا۔

واضح رہے کہ محکمہ انکم ٹیکس کی جانب سے 210 کروڑ روپے کا جرمانہ لگائے جانے اور بینک اکاؤنٹ منجمد کیے جانے کی وجہ سے کانگریس پہلے ہی مالی قلت کا سامنا کر رہی ہے۔ اس معاملے میں پارٹی کو ہائی کورٹ سے کوئی راحت نہیں ملی ہے اور وہ جلد ہی سپریم کورٹ سے رجوع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ پارٹی نے بی جے پی پر الزام لگایا ہے کہ وہ 19 اپریل سے شروع ہونے والے لوک سبھا انتخابات سے پہلے اسے معاشی طور پر کمزور کر رہی ہے اور اس کے خلاف افسران کا استعمال کر رہی ہے۔

لوک سبھا انتخابات:

امید ہے کہ ہندوستان میں سب کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا: اقوام متحدہ

نیو یارک (ایجنسی) اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوتیرس کے ترجمان نے کہا کہ انہیں امید ہے کہ ہندوستان اور کسی بھی دوسرے ملک میں جہاں انتخابات ہوں گے وہاں لوگوں کے سیاسی اور شہری حقوق کا تحفظ کیا جائے گا اور یہ کہ ہر کوئی آزادانہ اور منصفانہ ماحول میں ووٹ ڈال سکے گا۔ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کے ترجمان اسٹیفن دوجارک نے جمعرات کو دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کی گرفتاری اور بینک کھاتوں سے لین دین پر پابندی کے تناظر میں آنے والے عام انتخابات سے قبل ہندوستان کی سیاسی صورتحال پر ایک سوال کے جواب میں یہ تبصرہ کیا۔ انہوں نے کہا، "ہمیں امید ہے کہ ہندوستان اور کسی بھی دوسرے ملک میں جہاں انتخابات ہونے جا رہے ہیں، سیاسی اور شہری حقوق سمیت ہر کسی کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا اور ہر کوئی آزادانہ اور منصفانہ ماحول میں ووٹ ڈال سکے گا۔"

اقوام متحدہ کے اس ردعمل سے ایک دن پہلے امریکہ نے بھی کیجریوال کی گرفتاری اور کانگریس پارٹی کے بینک کھاتوں سے لین دین پر پابندی کے بارے میں اسی طرح کے سوال پر ردعمل ظاہر کیا تھا۔ کیجریوال کی گرفتاری پر کیے گئے کچھ تبصروں پر ہندوستان نے ایک سینئر امریکی سفارت کار کو احتجاج میں طلب کرنے کے چند گھنٹے بعد، واشنگٹن نے بدھ کو اس بات کا اعادہ کیا کہ وہ منصفانہ، شفاف اور بروقت قانونی عمل کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان میتھیو ملر نے کہا تھا، "میں کسی نجی سفارتی بات چیت کے بارے میں بات نہیں کرنے جا رہا ہوں، لیکن یقینی طور پر، جو ہم نے عوامی طور پر کہا ہے، میں نے یہاں سے یہی کہا ہے کہ ہم منصفانہ، شفاف، بروقت قانونی عمل کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ ہمیں نہیں لگتا کہ اس پر کسی کو کوئی اعتراض ہونا چاہیے۔ ہم اسے ذاتی طور پر واضح کریں گے۔"

نئی دہلی میں وزارت خارجہ کے حکام نے امریکی سفارت خانے کی قائم مقام نائب سربراہ گلوریا باربینا کو طلب کیا تھا۔ یہ ملاقات 30 منٹ سے زیادہ جاری رہی۔ دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کی گرفتاری پر امریکی محکمہ خارجہ کے تبصرہ کو 'نامناسب' قرار دیتے ہوئے، ہندوستان نے جمعرات کو کہا کہ اسے اپنے آزاد اور مضبوط جمہوری اداروں پر فخر ہے اور وہ کسی بھی قسم کے غیر ضروری بیرونی اثر و رسوخ سے ان کی حفاظت کے لیے پرعزم ہے۔" خیال رہے کہ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے کیجریوال کو شراب پالیسی کے مبینہ گھوٹالہ سے متعلق منی لانڈرنگ کیس میں گرفتار کیا ہے۔

ماہ رمضان : اور یہ بے ایمان

تکلف برطرف:
سعید حمید

ماہ رمضان میں قوم کے مخیر افراد خوب نیکی کمانا چاہتے ہیں، اسلئے زکوۃ، صدقہ، خیرات کی زیادہ سے زیادہ رقومات اسی ماہ مبارک میں ادا کر دینا چاہتے ہیں کہ اس ماہ مبارک میں ہر نیکی کا اجر عام مہینوں کی نسبت کئی گنا زیادہ ملتا ہے۔ یہ بڑا نیک جذبہ ہے، قوم کی بھلائی کے کاموں کیلئے بڑا معاون ہے۔ اس جذبہ کی بدولت ہماری مسجدوں، مدرسوں، دینی اداروں، فلاحی اداروں کا کام کاج بھی چلتا رہتا ہے۔ اس جذبہ کی بدولت کتنے ہی غریب، مجبور، نادار، مسکین اور مستحق افراد اور ان کے اہل خانہ کی بھی عید ہو جاتی ہے۔ کئی یتیموں، بیواؤں، مطلقہ و بے سہارا خواتین کو سہارا مل جاتا ہے۔ ہمارے کتنے ہی اسکول، کالج اس ماہ مبارک کی برکتوں کی وجہ سے ہی قائم ہوتے ہیں، اور آگے بھی بڑھتے ہیں۔ اسلئے، عموماً مسلمان اور خاص طور پر ممبئی شہر کے مسلمان، اس ماہ مبارک میں اپنا دل اور ہاتھ کشادہ کر لیتے ہیں۔۔۔۔!!!

ماہ رمضان میں قوم کے مخیر افراد خوب نیکی کمانا چاہتے ہیں، اسلئے زکوۃ، صدقہ، خیرات کی زیادہ سے زیادہ رقومات اسی ماہ مبارک میں ادا کر دینا چاہتے ہیں کہ اس ماہ مبارک میں ہر نیکی کا اجر عام مہینوں کی نسبت کئی گنا زیادہ ملتا ہے۔ یہ بڑا نیک جذبہ ہے، قوم کی بھلائی کے کاموں کیلئے بڑا معاون ہے۔ اس جذبہ کی بدولت ہماری مسجدوں، مدرسوں، دینی اداروں، فلاحی اداروں کا کام کاج بھی چلتا رہتا ہے۔

اس جذبہ کی بدولت کتنے ہی غریب، مجبور، نادار، مسکین اور مستحق افراد اور ان کے اہل خانہ کی بھی عید ہو جاتی ہے۔ کئی یتیموں، بیواؤں، مطلقہ و بے سہارا خواتین کو سہارا مل جاتا ہے۔ ہمارے کتنے ہی اسکول، کالج اس ماہ مبارک کی برکتوں کی وجہ سے ہی قائم ہوتے ہیں، اور آگے بھی بڑھتے ہیں۔ اسلئے، عموماً مسلمان اور خاص طور پر ممبئی شہر کے مسلمان، اس ماہ مبارک میں اپنا دل اور ہاتھ کشادہ کر لیتے ہیں۔۔۔۔!!!

یہ اچھی بات ہے، اسلئے ماہ رمضان کے آتے ہی ممبئی شہر میں ملک کے کونے کونے سے دینی و ملی اداروں کے سفراء چلے آتے ہیں۔ ممبئی کے مخیر مسلمان اس ایک مہینہ میں اس قدر چندہ تقسیم کرتے ہیں، کہ ملک بھر کے دینی و ملی ادارے صرف ایک مہینہ کی محنت سے سال بھر کے بجٹ کے لائق چندہ حاصل کر لیتے ہیں !!!

ممبئی شہر کے مسلمانوں کی یہ فیاضی لائق تحسین ہے، اور ان کے اسی نیک جذبے کا ناجائز فائدہ اٹھانے کیلئے ملک بھر سے بے ایمانوں اور فراڈ لوگوں کی بھی ٹولیاں ممبئی شہر پر دھاوا بول دیا کرتی ہیں۔ یہ لوگ، لٹیرے ہیں، بہروپئے ہیں۔ کوئی جعلی مدرسہ کا جعلی سفیر بن کر جعلی دستاویزات کی آڑ میں اس شہر میں تقسیم کی جانے والی زکوۃ، صدقہ، خیرات کی لوٹ مار میں مصروف ہو جاتا ہے۔ کوئی جعلی اپاہج یا معزور بن کر بھیک مانگتا ہے، کوئی جعلی مسلمان بن کر اس لوٹ مار میں شریک ہوتا ہے، اور جس رقم کو مستحق افراد تک پہنچنا اور پہنچانا ضروری ہے، اسے ہضم کر لیتا ہے !!

ماہ رمضان المبارک شروع ہوا، کہ مسلم محلوں میں برقعہ پوش عورتوں، اور داڑھی ٹوپی، کرتا پائجامہ، لنگی پہنے ہوئے افراد کی فوج گھس پیٹھ کر لیتی ہے۔ ایک اندازہ یہ ہے کہ ان میں سے 50 % غیر مسلم پیشہ ور بھکاری ہوتے ہیں، جو مسلمانوں کا حلیہ بنا لیتے ہیں، تاکہ ماہ مبارک میں تقسیم ہونے والے زکوۃ، خیرات، صدقات کی رقومات پر شب خوں مار سکیں۔ بقیہ پچاس فیصد بھکاری مسلمان بھی ہیں، تو ان کی بڑی تعداد پیشہ ور بھکاریوں کی ہوگی، اور ممبئی شہر میں پیشہ ور بھکاری کبھی مستحق نہیں ہو سکتا۔ کیوں؟ اسلئے کہ ممبئی شہر میں بھیک مانگنا ایک بے حد منافع بخش پیشہ ہے، محنت کش افراد روزانہ ۱۲ ر گھنٹہ محنت کرنے کے بعد بھی مہینہ بھر میں اتنی رقم نہیں کماتے ہیں، جتنا ممبئی کے پیشہ ور بھکاریوں کی روزانہ اور ماہانہ آمدنی ہوا کرتی ہے۔ اسلئے پیشہ ور بھکاری بھی اسی بے ایمان گینگ کا ہی حصہ ہیں، جو اس ماہ مبارک میں مسلم علاقوں پر دھاوا بول دیتے ہیں، تاکہ اس ماہ مقدس میں شہر کے مخیر مسلمان زیادہ سے زیادہ نیکی کمانے کیلئے زکوۃ، صدقات و خیرات کی جو رقومات تقسیم کرتے ہیں، اس کی لوٹ مار کی جائے۔

ان بے ایمانوں اور لٹیروں کی جیب میں اس ماہ مبارک میں جو رقم پہنچتی ہے، وہ بھی کروڑوں میں ہوا کرتی ہے۔ اور یہ قوم کا بڑا نقصان ہے، قوم کے غریبوں، یتیموں، نادار، و مستحق لوگوں کا نقصان ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ مسلم قوم بے ترتیبی اور بدنظمی کا سلسلہ ختم کرے۔ آنے والے دنوں میں مسلم دینی و ملی اداروں کو چلانا دشوار ہو جائے گا۔ حکومتوں کی جانب سے مدرسوں و دینی اداروں کو جو امداد دی جاتی ہے، وہ بند کی جا رہی ہے، اقلیتوں کے نام سے مسلم طلباء و طالبات کو جو سرکاری اسکالرشپ دی جاتی ہے، وہ بھی کم سے کم کی جا رہی ہے، اور ایک دن ختم ہی کر دی جائے، تو حیرت نہیں ہوگی۔

اس دن یہ محسوس ہوگا کہ قوم کا ایک ایک روپیہ ضائع ہونے سے بچانا بہت ضروری ہے۔ اس دن یہ محسوس ہوگا کہ ماہ رمضان المبارک میں ہماری قوم کی خون پسینے کی کمائی سے تقسیم ہونے والی زکوۃ، صدقات، خیرات کی رقومات کی لوٹ مار، اور خاص طور پر ماہ رامضان المبارک میں ہونے والی لوٹ مار کو روکنا کس قدر ضروری ہے؟ اس ماہ مبارک میں ہماری بے نظمی، بے ترتیبی، اور تھوڑی سی غفلت کی وجہ سے کئی غیر مسلم پیشہ ور بھکاری کروڑوں روپیہ لوٹ کر لے جا رہے ہیں۔ وہ ہمیں کھلا جھانسہ دیتے ہیں، اسکے لئے ٹوپی پہن لیتے ہیں، داڑھی بھی بڑھا لیتے ہیں، ان کی عورتیں برقعہ پہن لیتی ہیں۔ یہ مسلم علاقوں میں مسلمان بن کر، غریب بن کر، نادار بن کر کروڑوں روپوں کی لوٹ مار کر رہے ہیں۔ اور ہم خاموش تماشا دیکھ رہے ہیں؟

ان کے علاوہ وہ بے ایمان، پیشہ ور بھکاری اور بہروپئے، جو بھلے ہی مسلمان ہیں، لیکن مستحق نہیں ہیں، صرف زکوۃ، صدقات، خیرات کی لوٹ مار کے مقصد سے مسلم محلوں میں گھوم رہے ہیں، وہ بھی کسی ہمدردی کے مستحق نہیں ہیں۔ ایسے مسلمان پیشہ ور بھکاریوں، بوگس چندہ خوروں اور جعلی سفیروں کے پیٹ میں بھی ہر سال کروڑوں روپوں کی جو رقم جا رہی ہے، وہ قوم کا سراسر نقصان اور قوم کے مستحق طبقات و اداروں کی حق تلفی ہے۔ قوم کا یہ قیمتی سرمایہ جو بے ایمانوں کی بھینٹ چڑھ رہا ہے، اسے کیسے بچایا جائے؟ یہ آج ایک اہم موضوع ہے، اس کی اہمیت آنے والے دنوں میں تب پتہ چلے گی جب ہمارے قومی، ملی، تعلیمی، فلاحی اور دینی اداروں کے خلاف بھی جانچ ایجنسیوں مثلاً انکم ٹیکس، ای ڈی، ڈی آر آئی وغیرہ کا دائرہ تنگ کر دیا جائے گا، اور ہمارے اپنے اداروں کو جو سرکاری امداد ملتی ہے، کسی نہ کسی بہانے روک دی جائے گی، تب کیا ہوگا؟ ملی اداروں کی سرمایہ کاری کیسے ہوگی؟ ہمارے ہی قوم کے مخیر افراد کے عطیات کا ایک ایک روپیہ آنے والے وقت میں قیمتی ہو جائے گا، اسلئے ماہ رمضان المبارک میں جس طرح زکوۃ، صدقات، خیرات وغیرہ کی لوٹ مار ہوتی ہے، اس کا مکمل خاتمہ ہو، اور ایک ایک روپیہ مستحق اداروں و افراد تک پہنچے، ایسا کوئی نظام مسلم علاقوں میں گلی گلی، محلہ محلہ بنانا ضروری ہے !!!

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ جواد (سخی) تھے اور رمضان میں (دوسرے اوقات کے مقابلہ میں جب) جبریل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتے بہت ہی زیادہ جود و کرم فرماتے۔ جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قرآن کا دورہ کرتے، غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ جود و کرم فرمایا کرتے تھے۔ Sahih Bukhari 6

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوھیانامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

اپوزیشن اتحاد میں دراڑ

جس طرح سے مہاراشٹر میں سیٹوں کی تقسیم پر طویل بات چیت کے بعد بھی شیوسینا (یو بی ٹی) نے اپنے امیدواروں کی پہلی فہرست جاری کی، بغیر کسی نتیجے پر پہنچے اور پرکاش امبیڈکر کی ونچیت بہوجن اگھاڑی نے بات چیت ختم کر کے اکیلے الیکشن لڑنے کا اعلان کیا، یہ ایک مضبوط بات ہے۔ اپوزیشن جماعتوں کی یکجہتی کی کوششوں پر تبصرہ۔ ایسے یکطرفہ فیصلے ظاہر کرتے ہیں کہ اپوزیشن جماعتیں ملک گیر اتحاد I.N.D.I.A میں ناکام ہو چکی ہیں۔ اعلان ہونے کے باوجود ان کے باہمی اختلافات کو بات چیت کے ذریعے حل کرنے کا کوئی موثر طریقہ کار تیار نہیں کیا گیا۔ اس سے رائے دہندگان کے ایک طبقے کے ذہنوں میں یہ شک بھی پختہ ہوتا ہے کہ جب یہ جماعتیں انتخابات سے پہلے کوئی ہم آہنگی پیدا نہیں کر پائیں گی تو پھر اکثریت حاصل کرنے کے بعد پانچ سال تک حکومت کیسے چلائیں گی۔ تاہم، چاہے وہ ممبئی ہو یا سانگلی، دونوں جگہوں پر کانگریس شیوسینا (یو بی ٹی) کے اس اقدام سے متاثر نظر آتی ہے۔ سانگلی روایتی طور پر کانگریس کی نشست رہی ہے۔ کانگریس آزادی سے لے کر 2014 تک وہاں جیتتی رہی ہے۔ یہ ریاست کے سابق وزیر اعلی وسنت دادا پاٹل کی نشست رہی ہے۔ اس بار کانگریس کا ٹکٹ ان کے پوتے وشال پاٹل کو دینے کی بات چل رہی تھی۔ ممبئی کانگریس کی موجودہ صدر ورشا گائیکواڑ اور سابق صدر سنجے نروپم دونوں اس صورتحال سے ناراض بتائے جاتے ہیں۔ الٹی میٹم دیتے ہوئے نروپم نے یہاں تک کہہ دیا کہ اگر پارٹی قیادت اس معاملے پر کوئی موقف نہیں لیتی ہے تو ان کے پاس تمام راستے کھلے ہیں۔ کانگریس کے لیے یہ ایک مشکل صورتحال ہے کیونکہ یہ کارکنوں کو پیغام دے سکتی ہے کہ پارٹی اپنی زمین بچانے میں سنجیدہ نہیں ہے۔ لیکن زیادہ سیٹوں پر لڑنے کے بجائے اپوزیشن اتحاد کی سیٹوں کی تعداد بڑھانے کے اعلان کردہ ہدف کو ذہن میں رکھتے ہوئے کانگریس قیادت کا مبینہ نرم موقف متضاد نہیں لگتا۔ گزشتہ دو لوک سبھا انتخابات میں پارٹی ممبئی کی یہ سیٹیں ہار چکی ہے۔ دوسری طرف شیوسینا (یو بی ٹی) کو گزشتہ انتخابات میں غیر منقسم پارٹی کی جیتی ہوئی تمام سیٹوں کو بچانے کا چیلنج درپیش ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ کانگریس نے سرکاری طور پر کوئی سخت بیان جاری نہیں کیا ہے۔ ونچیت بہوجن اگھاڑی کا نکلنا اپوزیشن اتحاد کے لیے یقیناً ایک دھچکا ہے۔ وہ بہت سی سیٹیں جیتنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے لیکن وہ کئی سیٹوں پر فیصلے پر اثر انداز ہونے کی پوزیشن میں ہیں۔ مجموعی طور پر، I.N.D.I.A اگر اس سے وابستہ جماعتیں انتخابی معرکے سے پہلے ہارنا نہیں چاہتیں تو انہیں باہمی جھگڑوں اور عوامی ہنگامہ آرائی سے پیدا ہونے والے بیانیے کو سنجیدگی سے لینا ہوگا۔

آہ ظفر آغا صاحب!...

سہیل انجم

جب 22 مارچ کی صبح صبح سوشل میڈیا کے توسط سے یہ دلدوز خبر ملی کہ سینئر صحافی جناب ظفر آغا صاحب اب اس دنیا میں نہیں رہے تو ذہن و دل کو ایک دھچکہ سا لگا۔ حالانکہ یہ تو معلوم تھا کہ ان کی صحت ٹھیک نہیں رہتی لیکن یہ اندازہ قطعاً نہیں تھا کہ وہ اتنی جلد دنیا کو خیرباد کہہ دیں گے۔ ان کا جانا جہاں اردو اور انگریزی صحافت کا بڑا خسارہ ہے وہیں دنیائے صحافت کا ایک اچھے صحافی سے محروم ہو جانا بھی ہے۔ خبر ملتے ہی میں نے سب سے پہلے ان کے بھائی جناب قمر آغا صاحب سے، جو کہ ملک کے چوٹی کے تجزیہ کار ہیں، بذریعہ فون اظہار تعزیت کیا۔ انھوں نے بھی وہی بات بتائی جو سوشل میڈیا سے معلوم ہوئی تھی۔ یعنی ان کو خطرناک قسم کا نمونیا ہو گیا تھا جسے ان کا کمزور و نحیف جسم برداشت نہیں کر سکا اور وہ داعی اجل کو لبیک کہنے پر مجبور ہو گئے۔

جب 22 مارچ کی صبح صبح سوشل میڈیا کے توسط سے یہ دلدوز خبر ملی کہ سینئر صحافی جناب ظفر آغا صاحب اب اس دنیا میں نہیں رہے تو ذہن و دل کو ایک دھچکہ سا لگا۔ حالانکہ یہ تو معلوم تھا کہ ان کی صحت ٹھیک نہیں رہتی لیکن یہ اندازہ قطعاً نہیں تھا کہ وہ اتنی جلد دنیا کو خیرباد کہہ دیں گے۔ ان کا جانا جہاں اردو اور انگریزی صحافت کا بڑا خسارہ ہے وہیں دنیائے صحافت کا ایک اچھے صحافی سے محروم ہو جانا بھی ہے۔ خبر ملتے ہی میں نے سب سے پہلے ان کے بھائی جناب قمر آغا صاحب سے، جو کہ ملک کے چوٹی کے تجزیہ کار ہیں، بذریعہ فون اظہار تعزیت کیا۔ انھوں نے بھی وہی بات بتائی جو سوشل میڈیا سے معلوم ہوئی تھی۔ یعنی ان کو خطرناک قسم کا نمونیا ہو گیا تھا جسے ان کا کمزور و نحیف جسم برداشت نہیں کر سکا اور وہ داعی اجل کو لبیک کہنے پر مجبور ہو گئے۔

ان کا انتقال صحافیوں کی اس نسل کے ایک اہم ستون کا گر جانا ہے جو مادی فوائد کے بجائے صحافتی اصولوں کو گلے لگائے ہوئے ہے۔ جسے سخت کوشی تو منظور ہے لیکن حکومت و اقتدار کے جبر کے آگے جھکنا منظور نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے انتقال پر فرض شناس اور بیباک صحافیوں نے بڑھ چڑھ کر اظہار تعزیت کیا اور ان کی رحلت کو صحافت کا ایک بڑا خسارہ قرار دیا۔ ظفر آغا بنیادی طور پر انگریزی کے صحافی تھے۔ لیکن وہ زندگی کے نصف آخر میں اردو صحافت کی دنیا میں داخل ہو گئے۔ کئی اردو روزناموں کی ادارتی ذمہ داریوں سے وابستہ رہے۔ انتقال سے قبل تک وہ نیشنل ہیرالڈ کے شہرہ آفاق اردو روزنامہ قومی آواز کے نام سے چلنے والے ویب پورٹل کے مدیر اعلیٰ رہے۔ وہ کچھ دنوں تک نیشنل ہیرالڈ، قومی آواز اور نوجیون کے گروپ ایڈیٹر بھی رہے۔

میں ان کی رپورٹیں انگریزی جریدہ 'انڈیا ٹوڈے' اور 'سنڈے آبزرور' میں پڑھتا رہا ہوں۔ لیکن جب وہ ای ٹی وی اردو پر ہفتے میں ایک بار کسی سیاست داں کا انٹرویو کرنے لگے جو کافی دنوں تک جاری رہا، تب ان کی صحافتی صلاحیتوں کا حقیقی علم ہوا۔ وہ پروگرام بہت مقبول تھا اور ای ٹی وی کے ناظرین اس کا بے صبری سے انتظار کرتے تھے۔ لیکن ان سے میری قربت اس وقت بڑھی جب وہ 2011 میں شاہین باغ سے نکلنے والے اردو روزنامہ 'جدید میل' کے ایڈیٹر ہوئے۔ ایک روز میں نے ان کو فون کیا اور ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ انھوں نے کہا کہ اگلے روز دفتر آ جائیے۔

میں دوسرے روز شام کے وقت ان کے دفتر پہنچا تو وہ موجود تھے۔ میں نے انھیں میڈیا پر اپنی کتاب 'میڈیا روپ اور بہروپ' پیش کی۔ وہ اسے الٹ پلٹ کر دیکھتے رہے اور پھر بولے کہ کیا آپ ہمارے اخبار کے لیے کالم لکھ سکتے ہیں۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ میں نے کہا کہ آپ کی ادارت میں نکلنے والے روزنامہ میں کالم لکھنا میرے لیے باعث مسرت ہوگا۔ اسی وقت سے اس میں میرا ہفتہ واری کالم شائع ہونے لگا۔ وہ اس کو ادارتی صفحے پر اوپر کی جانب بہت نمایاں انداز میں لگاتے تھے۔ جب تک وہ اخبار نکلتا رہا، وہ اس کے ایڈیٹر رہے اور اس وقت تک اس میں میرا کالم شائع ہوتا رہا۔

اسی درمیان جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ذاکر حسین انسٹی ٹیوٹ کے اس وقت کے چیئرمین پروفیسر اختر الواسع نے ایک شام کو جامعہ کے خیابان اجمل میں جسٹس مارکنڈے کاٹجو ایک اردو کے موضوع پر ایک لیکچر رکھا جس کا عنوان تھا 'اردو کیا ہے؟' جسٹس کاٹجو نے اردو زبان کے حق میں انتہائی عالمانہ و فاضلانہ لیکچر دیا۔ لیکچر سے کچھ دیر قبل ظفر آغا صاحب نے مجھے فون کیا اور کہا کہ آپ اس لیکچر میں جا رہے ہیں۔ میں نے کہا ارادہ تو ہے۔ کہنے لگے اگر نہیں جا رہے ہیں تو ضرور جائیے اور میری خاطر جائیے۔ میں نے کہا کہ آپ کی خاطر جانے کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ اس کی جتنی اچھی رپورٹ آپ بنا سکتے ہیں میرے حلقے میں ایسا کوئی نہیں ہے جو اتنی اچھی بنا سکے۔ آپ ہمارے اخبار کے لیے اس لیکچر کی رپورٹنگ کر دیں۔ میں نے ہامی بھر لی اور لیکچر ختم ہوتے ہی گھر آ کر میں نے کمپیوٹر پر رپورٹ کمپوز کر کے ان کو میل کر دی جسے انھوں نے صفحہ اول پر نمایاں انداز میں لگایا تھا۔

میں نے اس خبر کو غیر روایتی انداز میں شروع کیا۔ اس کا ابتدائیہ کچھ یوں تھا کہ "سپریم کورٹ کے آنریبل جج جسٹس مارکنڈے کاٹجو نے آج جامعہ ملیہ اسلامیہ کے خیابان اجمل میں اردو عدالت لگائی لیکن انھوں نے فیصلہ نہیں سنایا بلکہ اردو کی وکالت کی اور اردو زبان کے ایک شیدائی کی حیثیت سے اس کا مقدمہ لڑا اور اردو کے ایک وکیل کی حیثیت سے مدلل، پُراثر اور قائل کن بحث اور جرح کی۔ انھوں نے اس باوقار تقریب میں موجود متعدد معزز ججوں اور وکلا حضرات سے درخواست کی کہ وہ بھی ان کے مانند اردو زبان کا کیس لڑنے کے لیے آگے آئیں اور جج حضرات اپنے فیصلوں میں اور وکلا اپنی بحثوں میں اردو زبان اور اردو اشعار کا خوب استعمال کریں۔"

بہرحال وہ اخبار بند ہو گیا۔ اسی دوران یو پی اے حکومت نے 'قومی کمیشن برائے اقلیتی تعلیمی ادارہ جات' کے چیئرمین کی حیثیت سے جسٹس سہیل اعجاز صدیقی کی سبکدوشی کے بعد ظفر آغا کو اس کا رکن اور پھر غالباً چیئرمین انچارج بنا دیا تھا۔ مجھے کچھ کچھ یاد پڑتا ہے کہ اس دفتر میں بھی ان سے میری ایک ملاقات ہوئی تھی۔ کچھ دنوں کے بعد جب یہ خبر ملی کہ قومی آواز کا پورٹل شروع ہونے والا ہے اور ظفر آغا کو اس کا ایڈیٹر بنایا گیا ہے تو مجھے بے حد خوشی ہوئی۔ میں نے انھیں فون کر کے مبارکباد پیش کی تو کہنے لگے کہ صرف مبارکباد سے کام نہیں چلے گا بلکہ آپ کو ہمارے لیے کالم لکھنا ہوگا۔ میں نے بخوشی اپنی رضامندی ظاہر کی۔ اس کے بعد مضامین کی پالیسی وغیرہ پر بھی صلاح و مشورہ ہوا۔ پہلے یہ طے ہوا کہ میں ہفتے میں دو کالم لکھوں۔ لیکن پھر اسے ہفتہ واری کر دیا گیا۔ انھوں نے متوقع کالم نگاروں کے بارے میں بھی مشورہ کیا۔ میں نے اس وقت اخباروں میں چھپنے والے متعدد کالم نگاروں کے نام بتائے جن میں سے کچھ کو انھوں نے چھاپنا شروع کیا۔ لیکن رفتہ رفتہ ان میں سے کئی نام غائب ہو گئے۔ لیکن یہ میرے لیے باعث فخر و مسرت ہے کہ انھوں نے مجھے پینل سے باہر نہیں کیا۔ بلکہ جس ہفتے کالم بھیجنے میں تاخیر ہو جاتی ہے تو دفتر سے فون آ جاتا ہے۔

میں قومی آواز کے دفتر میں ان سے ملنے بھی دو ایک بار گیا لیکن اتفاق ایسا رہا کہ وہ موجود نہیں تھے۔ البتہ اس سے وابستہ سینئر صحافی خرم رضا صاحب ملے اور بڑی محبت سے ملے۔ انھوں نے اس وقت کے نیشنل ہیرالڈ کے ایڈیٹر سے ملوایا بھی۔ وہاں ایک آرٹسٹ جناب قاضی راغب صاحب سے بھی ملاقات ہوئی جن سے ہماری بڑی پرانی ملاقات رہی ہے۔ بہرحال ظفر آغا صاحب سے بذریعہ فون برابر رابطہ قائم رہا۔ اکثر و بیشتر ایسا بھی ہوتا کہ میں 'وائس آف امریکہ' کے لیے اپنی سیاسی رپورٹوں میں ایکسپرٹ کمنٹس کے لیے ان کو فون کرتا اور وہ فوری طور پر اپنا ردعمل ظاہر کرنے کے لیے تیار ہو جاتے۔ میں قمر آغا صاحب سے بھی ایکسپرٹ کمنٹس لیتا رہا ہوں۔ وہ بین الاقوامی امور اور دہشت گردی کے مسئلے پر زبردست معلومات رکھتے ہیں۔

روزنامہ قومی آواز کی تاریخ پر میری کتاب 'جدید اردو صحافت کا معمار قومی آواز' 2022 میں منظر عام پر آئی۔ اس کے آخر میں میں نے قومی آواز کی ویب سائٹ پر بھی ایک مضمون شامل کیا ہے جس میں میں نے ظفر آغا صاحب کی صحافتی صلاحیتوں کا اعتراف کیا ہے۔ میں یہاں پر اس کا ایک پیراگراف پیش کرنا چاہوں گا۔ میں نے ان کے بارے میں اس کتاب میں لکھا تھا:

"ظفر آغا کا نام صحافتی دنیا میں کافی معروف ہے۔ وہ ایک سنجیدہ صحافی کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ انھوں نے 70 کی دہائی میں اپنے صحافتی کریئر کا آغاز کیا۔ وہ پرنٹ اور الیکٹرانک دونوں میڈیا کا خاصا تجربہ رکھتے ہیں۔ الہٰ آباد سے تعلق رکھنے والے ظفر آغا انگریزی رسائل و جرائد لنک، بزنس اینڈ پولیٹیکل آبزرور، انڈیا ٹوڈے اور پیٹریاٹ میں خدمات انجام دے چکے ہیں۔ وہ ایک عرصے تک ٹی وی چینل ای ٹی وی کے لیے، جو کہ اب نیوز 18 ہو گیا ہے، مختلف شخصیات کے انٹرویوز کرتے رہے ہیں جنھیں بڑے پیمانے پر اور پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا رہا ہے۔ وہ ملکی اور غیر ملکی اخبارات میں کالم بھی لکھتے رہے ہیں۔ انگریزی کے علاوہ ان کو اردو صحافت کا بھی خاصا تجربہ ہے۔ وہ روزنامہ جدید میل کے ایڈیٹر رہے ہیں۔ ان کے کالم ملک و بیرون ملک کے اردو اخباروں میں بھی مسلسل شائع ہو رہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے صحافتی تجربات کو بروئے کار لا کر قومی آواز کو اسی مقام پر فائز کریں گے جو اس کا طرۂ امتیاز تھا۔" اور مجھے اس کے اعتراف میں کوئی عار نہیں کہ انھوں نے قومی آواز پورٹل کو معیاری پورٹل کی صفوں میں کھڑا کر دیا۔

فکر کرنے والا صحافی نہیں رہا...

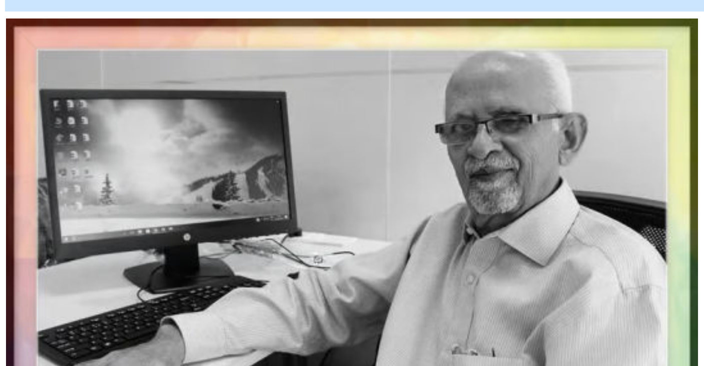

سید خرم رضا

ظفر آغا کے انتقال کو آج پورا ایک ہفتہ ہو گیا ہے اور ایک ہفتے بعد بھی یہ یقین نہیں ہو رہا کہ وہ اب ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ زندہ دل اور جوش سے بھرے ہوئے صحافی جو صرف اپنے ملک اور اس کے مستقبل کے لئے جیتے تھے۔ اس دوران ان کے دوست، اہل خانہ، دفتر کے لوگ اور متعلقین آتے تھے لیکن ملک اور اس کا مستقبل ان کی ہمیشہ اولین ترجیح ہوتی تھی۔ ان کے انتقال پر ملال سے چند روز پہلے نیشنل ہیرالڈ کو اس وقت جھٹکا لگا تھا جب مہاراشٹر کی اس کی ایک بہترین صحافی سجاتا آنندن اس دنیا کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے اپنے حقیقی رب سے جا ملی تھیں۔ ان کی تعزیت میں شرکت کے لئے وہ دفتر آئے تھے اور کسی کو کیا معلوم تھا کہ اس دفتر میں چند روز بعد ہی ان کی تعزیت کرنے کے لئے دفتر آنا پڑے گا۔

ظفر آغا کے انتقال کو آج پورا ایک ہفتہ ہو گیا ہے اور ایک ہفتے بعد بھی یہ یقین نہیں ہو رہا کہ وہ اب ہمارے درمیان نہیں ہیں۔ زندہ دل اور جوش سے بھرے ہوئے صحافی جو صرف اپنے ملک اور اس کے مستقبل کے لئے جیتے تھے۔ اس دوران ان کے دوست، اہل خانہ، دفتر کے لوگ اور متعلقین آتے تھے لیکن ملک اور اس کا مستقبل ان کی ہمیشہ اولین ترجیح ہوتی تھی۔ ان کے انتقال پر ملال سے چند روز پہلے نیشنل ہیرالڈ کو اس وقت جھٹکا لگا تھا جب مہاراشٹر کی اس کی ایک بہترین صحافی سجاتا آنندن اس دنیا کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے اپنے حقیقی رب سے جا ملی تھیں۔ ان کی تعزیت میں شرکت کے لئے وہ دفتر آئے تھے اور کسی کو کیا معلوم تھا کہ اس دفتر میں چند روز بعد ہی ان کی تعزیت کرنے کے لئے دفتر آنا پڑے گا۔

اس بات کا تو بے انتہا افسوس رہے گا کہ ظفر صاحب کے جوش اور مشوروں سے ہم ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے ہیں لیکن یہ خیال بھی دل کو کچوچ رہا ہے کہ انتقال کے وقت وہ ملک کے مستقبل کو لے کر بے حد فکر مند اور پہلی مرتبہ ناامید نظر آئے تھے۔ انہوں نے صحافت کی وجہ سے ملک میں بہت سے نشیب و فراز دیکھے لیکن ناامیدی کبھی ان کو چھو کر بھی نہیں گزری لیکن پچھلے چند ماہ سے وہ ناامید نظر آنے لگے تھے۔ ویسے تو میرا ان کا ساتھ تقریباً 20 سال پرانا تھا اس سے پہلے صحافت میں ہمیشہ ان کو دور سے دیکھ کر سراہا کرتا تھا لیکن کس کو معلوم تھا کہ ایک دن میں ان کے اتنے قریب ہو جاؤں گا کہ روزانہ فون پر بات کرنا دن کا لازمی معمول بن جائے گا۔ فون پر بات کرنے کا معمول بھی یہ کووڈ وبا کے بعد بنا اس سے پہلے تو دفتر میں روزانہ ملنا اور ان کے کیبن میں مستقبل اور صحافت کے بارے میں باتیں کرنا دن کا لازمی حصہ تھا۔

ان ملاقاتوں میں جھگڑے بھی اور تکرار بھی ہوتی تھی لیکن ان کا خاتمہ ہمیشہ مثبت پہلو پر ہوتا تھا۔ جوش اور پسماندہ طبقوں کے لئے کچھ کر گزرنے کی زبردست چاہ ہی تھی کہ انتقال سے کچھ روز پہلے ان کو ایک چہلم میں شرکت کے لئے الہ آباد جانا تھا، اس لئے انہوں نے جانے سے پہلے پرانی دہلی کے کچھ نوجوانوں سے ملاقات کے لئے وقت طے کیا اور مجھ سے کہا کہ اس ملاقات کے بعد اس پر عمل ہونا چاہئے اس لئے اس کو کس طرح عملی جامع پہنانا ہے اس کو دیکھ لینا۔ کیا معلوم تھا کہ ایک ماہ پہلے ہوئی یہ ملاقات ان کے ساتھ ان کی یہ آخری ملاقات ہوگی۔ سچی صحافت کرنے والے ان جیسے کم ہی ہوں گے جن کو تمام بڑے سیاسی رہنما نام سے جانتے تھے اور ان کے لئے کچھ بھی کر گزرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے تھے لیکن ان کا مقصد صرف اپنی خبر سے ہوتا تھا۔ انہوں نے کانگریس کو ہمیشہ آڑے ہاتھوں لیا کیونکہ وہ ایک سچے صحافی تھے۔ خبر کی ہر جگہ ان کو موجود رہنا جیسے ان کی ضرورت تھی۔ ووٹنگ والے دن کسی نہ کسی علاقہ میں اپنی آنکھو سے حالات کا مشاہدہ کرنا ان کی عادت میں شمار تھا۔

شاعری ہو، بین الاقوامی تعلقات ہوں سب پر گہری نظر رکھنا ان کی زندگی کا لازمی حصہ تھا۔ ہائی کمیشنر، سفیر اور افسران سے ملنا اور ان سے بات کرنے کے بعد حالات کو سمجھنا ان کا شغل تھا۔ احمد فراز ہوں، فیض احمد فیض ہوں، پروین شاکر ہوں، وسیم بریلوی ہوں ان سب کے چند منتخب اشعار کو پسند کرنا اور ان کو سنانا انہوں نے اپنی زندگی کا حصہ بنایا ہوا تھا۔ ویسے وہ انگریزی کے صحافی تھے لیکن گزشتہ کئی سالوں سے اردو سے ان کا لگاؤ بڑھ گیا تھا۔ اردو کیونکہ ان کی مادری زبان تھی اس لئے انہیں اردو میں لکھنے اور پڑھنے میں کبھی دشواری نہیں ہوئی۔ انہوں نے دو چیزوں پر ہمیشہ افسوس کا اظہار کیا، ایک بابری مسجد کی شہادت پر کیونکہ انہوں نے کبھی اس ملک میں ایک مسجد کو گرائے جانے کے بارے میں تصور نہیں کیا تھا اور دوسرا یہ کہ اب ان کو ملک کے مستقبل کو لے کر فکر ہونے لگی تھی۔ ان کو اس دنیا سے جانا ہی تھا لیکن وہ اپنے ساتھ ملک کے مستقبل کی فکر کو لے کر گئے۔ اب صرف یہی دعا ہے کہ وہ ہمارے بیچ نہیں ہیں بس ان کو جو فکر تھی وہ بھی نہ رہے۔

خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کی گئی رمضان کے دوسرے عشرے میں نماز جمعہ

جامع مسجد سمیت دیگر مساجد میں ہوئی ملک کی خوشحالی اور ترقی کی دعا، پولیس رہی مستعد

شاہجہاں پور (نمائندہ) ضلع کی جامع مسجد سمیت دیگر مساجد میں آج فرزندان توحید نے رمضان کے دوسرے عشرہ مغفرت میں نماز جمعہ ادا کی اور اللہ کی بارگاہ میں قوم وملت کی ترقی وخوشحالی کے ساتھ ملک میں امن وامان کی دعا کی۔ جامع مسجد میں شہر امام نے رمضان المبارک کو عظمتوں اور برکتوں والا مہینہ بتاتے ہوئے خوب نیکیاں کمانے کی تلقین کی۔ ضلع و پولیس انتظامیہ نے محتاط رہتے ہوئے مسلم اکثریتی علاقوں ومساجد پر خاص نظر رکھی۔

رمضان المبارک کے تیسرے جمعہ کو نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے مساجد میں فرزندان توحید کثیر تعداد میں پہنچے۔ مساجد میں روزہ دار نمازیوں کے لئے خصوصی انتظام کئے گئے تھے۔ نگر نگم کی جانب سے مساجد کے آس پاس صفائی و چونا چھڑکاؤ کرایا گیا تھا۔ آج جمعہ کو خاص طور سے مسلم اکثریتی علاقوں و مساجد کے آس پاس کثیر پولیس تعینات کی گئی۔ فرزندان توحید میں دوسرے عشرہ میں نماز جمعہ ادا کرنے کو لے کر زبردست جوش وخروش تھا۔

جامع مسجد میں لوگوں کی کثیر تعداد رہی۔ نماز جمعہ سے قبل اپنے خطاب میں جامع مسجد کے پیش امام مولانا حضور احمد منظری نے رمضان کی اہمیت اور دوسرے عشرہ مغفرت کی فضیلت بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ رمضان المبارک کا مہینہ بڑا ہی برکتوں و عظمتوں والا مہینہ ہے۔ اسی مہینے میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر روزے فرض کئے۔ انہوں نے کہا کہ نفس کو کچلنے کے لئے روزہ ایک بہترین ذریعہ ہے۔ روزہ سے انسان کے اندر دوسروں کی بھوک و پیاس کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کے اندر بھوکوں وغریبوں کی مدد اور غم خواری کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ خطاب کے بعد مولانا منظری نے دو رکعت فرض نماز ادا کرائی اور قوم وملت کی خوشحالی اور سلامتی کے لئے دعا کی۔

محلہ ایمن زئی جلال نگر واقع ملکوں والی یک مینارہ مسجد میں عشرہ مغفرت کے دوسرے جمعہ کو نماز جمعہ سے قبل حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے مسجد کے خطیب وامام حافظ محمد عمران رضا قادری نے زکوۃ کی اہمیت اور فضیلت بتائی۔ انہوں نے کہا کہ زکوۃ ادا کرنا ایمان کی نشانی ہے۔ یہ ایک مالی عبادت ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن پاک میں بار بار نماز قائم کرنے کے ساتھ زکوۃ ادا کرنے کا تاکیدی حکم دیا گیا ہے۔ خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں جب بہت سارے لوگوں نے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا تو آپ

نے ان کی کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔ اس بات سے اسلام میں زکوۃ کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ زکوۃ ادا کرنے سے انسان کا دل صاف اور اس کا مال پاکیزہ اور برکت والا بن جاتا ہے۔ جس مال کی زکوۃ نہیں نکالی جاتی ہے اس میں بے برکتی ہی ہوتی ہے اور دوسرے ذرائع سے وہ مال کہیں نہ کہیں برباد ہو جاتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اکثر و بیشتر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بہت سارے لوگ زکوۃ کی رقم غیر مستحقین یا غیر مستحق اداروں میں دے دیتے ہیں۔ اس طور پر ان کی زکوۃ ادا نہیں ہوتی۔ زکوۃ وفطرے کی رقم صرف انہی کو دیں جن سے آپ بخوبی واقف ہوں۔ کسی بھی گستاخ رسول کو ہرگز ہرگز زکات وفطرے کی رقم نہ دیں۔ خطاب کے بعد حافظ محمد عمران قادری نے دو رکعت فرض نماز ادا کرائی اور قوم وملت کی خوشحالی اور ملک میں امن وامان کی دعا کی۔ اس موقع پر حافظ فراست اللہ خان رضوی، مولانا امانت اللہ خان نوری، حافظ ذیشان رضا، حافظ نعمان رضا، محمد عیان، حاجی کمال احمد خان، حاجی ایوب حسن خاں، ماسٹر رئیس احمد، منیر رضا، فردین، ہارون، محمد واصف خان، محمد احتشام، طالب، ڈاکٹر اشتیاق، ڈاکٹر زاہد، حاجی مہدی حسن، راشد حسین راہی، عبدالعزیز، فیصل رضوی، ریحان خان، عرفان ازہری، شران صابری، فیضان خاں، محمد اعظم، منیر خاں، وغیرہ موجود رہے۔

اس کے علاوہ شہر کی نوری مسجد، لال املی چوراہا والی مسجد، مہوئے والی مسجد، جج صاحب والی مسجد، ڈپٹی رفیع اللہ صاحب والی مسجد، نگر نگم والی مسجد، مدرسہ ضیاء القرآن والی مسجد، خرما مسجد، کٹھل والی مسجد، تلیا والی مسجد، صادق خاں والی مسجد، ڈی ایم کمپاؤنڈ والی مسجد، مسجد نعمت شاہ ولی، حکیم عبدالحق مسجد، اونچی مسجد، چھوٹی مسجد، مدینہ مسجد، مدرسہ فیض عام والی مسجد، مسجد گدا شاہ ولی، مسجد سعدی میاں، بڑی مسجد خلیل غربی، ٹھوکر والی مسجد بہادر پورہ وغیرہ تمام مساجد میں خشوع وخضوع کے ساتھ نماز جمعہ ادا کی گئی۔ وہیں قصبہ تلہر، میران پور کٹرہ، نگوہی، خدا گنج، جلال آباد، کانٹ، پوایاں، بنڈا، کھٹار، سندھولی، روضہ وغیرہ میں بھی نماز جمعہ اطمینان وسکون کے ساتھ ادا کی گئی۔ اس دوران مساجد کے آس پاس کثیر پولیس فورس مستعد رہا۔

ضلع میں پُر امن طریقے سے ادا کی گئی نماز جمعہ، ڈی ایم ایس پی کرتے رہے نگرانی

مختار انصاری کی موت کے بعد نماز جمعہ کے پیش نظر سیکورٹی کے سخت انتظامات کئے گئے تھے

اعظم گڑھ: بندہ جیل میں بند مختار انصاری کی موت کے بعد پوری ریاست میں پولیس کو ہائی الرٹ کر دیا گیا ہے۔ مختار کی موت کے بعد اعظم گڑھ میں نماز جمعہ کے پیش نظر سیکورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے تھے۔ ضلع مجسٹریٹ وشال بھاردواج اور پولیس سپرنٹنڈنٹ انوراگ آریہ سیکورٹی انتظامات کی نگرانی کرتے رہے۔ مساجد پر بڑی تعداد میں پولیس فورس تعینات کی گئی تھی، جبکہ ایس پی سٹی شیلیندر لال اور سی او گورو شرما کی قیادت میں سٹی کوتوالی پولیس نے شہر کے مختلف راستوں پر مارچ کر کے سیکورٹی کی یقین دہانی کرائی تھی۔ ضلع مجسٹریٹ وشال بھاردواج نے بتایا کہ نماز جمعہ کے پیش نظر پولیس کے ساتھ ساتھ انتظامیہ کی ٹیم بھی نماز کو محفوظ طریقے سے ادا کرنے کے لیے تعینات کی گئی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ افسران صبح سے ہی چکر لگا رہے ہیں۔ تمام مقامات پر پرامن طریقے سے نماز ادا کی گئی۔ ایچ پی سٹی شیلیندر لال نے بتایا کہ نماز جمعہ کے پیش نظر ضلع کے حساس مقامات پر 3500 پولیس اہلکاروں کو ڈیوٹی پر لگایا گیا تھا، دو کمپنی پی اے سی کی ڈیوٹی کے ساتھ ساتھ ریزرو پولیس فورس بھی تعینات کی گئی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ پولیس کی ڈرون سے نگرانی بھی کی گئی، پیدل مارچ کے ذریعے عوام کو تحفظ کا پیغام دیا گیا۔

ہائی ٹینشن تار کی زد میں آکر لڑکی کی موت

اعظم گڑھ۔ دیوگاؤں کوتوالی کے گڈولی گاؤں میں ایک شخص کے گھر کے قریب سے ہائی ٹینشن تار گزر گیا ہے۔ جمعرات کی رات چھت پر چلنے والی خالہ تار سے ٹکرا گئی، قریب ہی موجود بھانجی خالہ کو بچانے گئی تو تار کی زد میں آ گئی۔ گھر والے دونوں کو نجی اسپتال لے گئے۔ جہاں ڈاکٹروں نے بھانجی کو مردہ قرار دے دیا۔ جبکہ خالہ کو علاج کے لیے اعلیٰ مرکز ریفر کر دیا گیا۔ پولیس نے بھتیجی کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ دیوگاؤں کوتوالی کے گڈولی گاؤں کے رہنے والے لال بہادر یادو کے گھر کے قریب سے ہائی ٹینشن تار گزر گیا۔ جمعرات کی رات اس کی 50 سالہ بہن مالتی یادو اور 35 سالہ بھتیجی سونی یادو چھت پر ٹہل رہی تھیں۔ پھر خالہ تار کی گرفت میں آ گئیں۔ یہ دیکھ کر سونی یادو اسے بچانے کے لیے بھاگی، جیسے ہی اس نے اپنی خالہ کو کھینچنے کی کوشش کی تو وہ بھی کرنٹ لگ گئی۔ تار کا جھٹکا لگنے سے خالہ چھت سے نیچے گر گئیں جبکہ سونی تار سے چمٹی رہی۔ واقعہ کے بعد موقع پر افراتفری مچ گئی۔ گاؤں والوں کی طرف سے اطلاع ملنے پر محکمہ بجلی نے بجلی کاٹ دی اور سونی اور اس کی خالہ کو گھر والے علاج کے لیے اسپتال لے گئے جہاں ڈاکٹروں نے اس کی بھانجی سونی کو مردہ قرار دے دیا۔ خالہ مالتی جو بری طرح جھلس گئی تھی، زیر علاج ہے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ دیوگاؤں کوتوالی کے گڈولی گاؤں کے رہنے والے لال بہادر یادو کی بہن مالتی یادو، 50 سالہ بیوی، تلتھ گمبھیر پور تھانے کی عمری شری اور مہناج پور تھانے کے سدھونا کی رہنے والی 35 سالہ بیوی شیلیش یادو کی بیوی مالتی یادو۔

جینئس الفلاح انٹر کالج کے سالانہ نتائج کا اعلان

میرٹھ (ایس این بی) آج کیتھور ٹاؤن کے جینئس الفلاح انٹر کالج کے سالانہ امتحانی نتائج کا اعلان کر دیا گیا اور والدین اور اساتذہ کی میٹنگ کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اپنی کلاسوں میں اعلیٰ پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء کو رپورٹ کارڈ اور ٹرافیاں سے نوازا گیا۔ جس میں نویں جماعت میں پہلی پوزیشن علا نے، دوسری پوزیشن آستھا نے اور تیسری پوزیشن محمد زینول شکیل نے حاصل کی۔ اس نے ریاضی میں 170 میں سے 169 نمبر حاصل کیے، اس موقع پر کالج کے منیجر جاوید علی اور پرنسپل فرقان علی نے امتحان میں کامیاب ہونے والوں کو مبارکباد دی۔

شہیر رضوی، کھیروی

ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہوں تجھے

دبستان نعت (نعت ریسرچ انڈیا) کے مدیر اعلیٰ ڈاکٹر سراج قادری نے فون پر اور فخر صحافت راشد حسین راہی نے عالمی ادارہ ارباب فکر وفن کانپور کی معرفت جانکاری دی کہ اردو اکیڈمی لکھنؤ کے مستند و بہترین مبصر ڈاکٹر رضوان انصاری دنیائے رنگ و بو سے کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ڈاکٹر رضوان انصاری ایماندار، نیک، شریف النفس اور سلیم الطبع انسان تھے۔ آپ کا قلم بے لوث اور غیر جانبداری سے چلتا تھا۔ کسی کی چاپلوسی قطعی قبول نہیں تھی۔ وہ خالص گلے باز کو شاعر اور دوسروں سے لکھوائی گئی نثر لکھنے والے کو ادیب نہیں مانتے تھے۔

اردو اکیڈمی لکھنؤ کے عمدہ ترین مبصرین میں شمار کئے جاتے تھے۔ خاکسار شہیر رضوی کھیروی سے ان کے بہت قریبی دیرینہ مراسم تھے۔ اکثر و بیشتر فون پر بھی گفتگو سے مشرف فرماتے تھے۔ نعت مقدس پر اہم کام کرنے والا دنیا کا منفرد مجلہ دبستان نعت کی مجلس مشاورت کے اہم رکن تھے۔ شعری کاوشوں کے ساتھ ساتھ نثری فکر بھی ہمہ تن آغوش رہا کرتی تھی۔ فاضل ادبیات جناب فیروز سیفی امریکہ وعظیم مجلّے کے عظیم مدیر ڈاکٹر سراج قادری موصوف کی خوبیاں بیان کرنے میں پیش پیش رہتے تھے۔

انھیں جب معلوم پڑتا کہ شہیر رضوی کھیروی بلگرام شریف حاضری دینے جا رہا ہے تو صاحب سجادہ رئیس الاتقیا محبوب الاولیا جگر گوشۂ بتول نواسۂ رسول علامہ ومولانا حافظ وقاری حضور سید اویس مصطفیٰ زیدی الواسطی بلگرامی کو سلام عقیدت کا نذرانہ بھجواتے۔ عرس عالی صفوی (صفی پور شریف اناؤ) کے سمینار میں زینت سجادگی حضور نوازش محمد فاروقی وحضور افضال محمد فاروقی نے کرم فرماتے ہوئے ڈاکٹر رہبر عارفی صفوی مغفور (رکن مجلس مشاورت ارباب فکر وفن کانپور) کے توسل ڈاکٹر سراج احمد قادری، ڈاکٹر رضوان الرضا (علیگ)، ڈاکٹر رضوان انصاری (عبد الجبار انصاری، سدھولی سیتاپور) کے ساتھ ساتھ اس خالدی رضوی غلام کو بھی کئی بار دعوت نامے کی نعمت سے سرفراز کیا گیا۔ آپ تینوں حضرات گئے تھے۔ یہ ناچیز کم نصیبی سے نہیں جا سکا۔

ڈاکٹر رضوان انصاری کئی کتابوں کے مصنف و مؤلف اور شعری مجموعے کے خالق بھی ہیں۔ گاہے گاہے مجھے اپنی تصانیف ارسال کرتے رہتے تھے۔ 24 اگست 2021 کو ایک ساتھ کچھ کتابیں بھیجیں جن کے اسمائے گرامی یوں ہیں۔

حضور تاج الشریعہ (علیہ الرحمہ) ایک عبقری شخصیت، حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم (سرکار امام احمد رضا قدسہ سرہ کے رسالہ نطق الہلال بارخ ولادالحبیب والوصال کا تنقیدی جائزہ)، غزوۂ بدر، اسلام کا پانچواں فریضہ الحج، ثناخوان ماہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم، علامہ اقبال فکر و آگہی، پروفیسر ولی الحق انصاری کے نقوش حیات اور ان کی بیانیہ شاعری، پروفیسر ولی الحق انصاری بحیثیت نثر نگار، مشاہیر در نظر مشاہیر، فکر و بصیرت، اردو ادب کے ماہ و نجوم، لکھنؤ کے چند مشاہیر ادب۔ ان میں کچھ اردو اکیڈمی اتر پردیش اور فخرالدین علی احمد میموریل کمیٹی اتر پردیش سے پبلش ہیں۔ افسوس صد افسوس میں بوجہ عدیم الفرصتی کسی کتاب پر تبصرہ کرنے کا شرف حاصل نہ کر سکا۔ ڈاکٹر رضوان انصاری صاحب کو کئی ایوارڈ حاصل ہوئے۔ پروفیسر ولی الحق انصاری، پروفیسر انصار اللہ، ڈاکٹر صابر سنبھلی، ارمان علی انصاری (سابق لکچرار شعبۂ اردو ہاشمی انٹر کالج سعداللہ نگر)، ڈاکٹر طارق سعید (صدر شعبۂ اردو فیض آباد) وغیرہم آپ کو بہت مانتے تھے۔ ان میں کچھ آپ کے استاد بھی ہیں۔ ڈاکٹر رضوان انصاری نے اپنی زندگی کے روز شب لکھنے پڑھنے میں گزارے۔ مفکر عظیم علامہ اقبال نے ایسے ہی حضرات کے لئے فرمایا۔

عطار ہو رومی ہو رازی ہو غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

NATIONAL / INTERNATIONAL

"امریکہ ہمارے ساتھ بہتر سلوک کرتا ہے"

نیتن یاہو کو قیدیوں کے اہل خانہ کے غصے کا سامنا

تل ابیب (ایجنسی)

اسرائیل اور حماس کے درمیان قیدیوں کے تبادلے کے معاہدے کے بارے میں امید میں کمی کے ساتھ، اسرائیلی وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو کو اندرون ملک بڑھتے ہوئے عوامی دباؤ کا سامنا ہے، کیونکہ ان کے ناقدین ان پر سیاسی وجوہات کی بنا پر ڈیل نہ کرنے کا الزام لگاتے ہیں۔ غزہ کی پٹی میں گذشتہ 7 اکتوبر کے حملے کے بعد سے حراست میں لیے گئے اسرائیلی قیدیوں کے خاندان کے کئی افراد نے حکومت کی جانب سے ناروا سلوک کی شکایت کی ہے۔ ان میں سے کچھ، جو امریکی اور اسرائیلی دہری شہریت رکھتے ہیں، نے نیتن یاہو سے کل، جمعرات کو اپنی ملاقات کے دوران بتایا کہ امریکہ اسرائیلی حکومت کے مقابلے میں ان سے بہتر سلوک کر رہا ہے، میٹنگ میں شریک دو ذرائع نے انکشاف کیا۔ ایکسیوس نے کیا رپورٹ کیا ہے کہ دونوں باخبر ذرائع نے یہ بھی بتایا کہ حراست میں لیے گئے ایک امریکی اسرائیلی شہری کے خاندان کے ایک فرد نے نیتن یاہو کو بتایا کہ وائٹ ہاؤس نہ صرف ان خاندانوں کو گلے لگاتا ہے بلکہ ان کی حمایت بھی کرتا ہے اور اسرائیلی حکومت کے برعکس جو کچھ ہو رہا ہے اس سے آگاہ کرتا رہتا ہے۔ انہوں نے نیتن یاہو سے کہا کہ وہ اپنے اختلافات کے باوجود امریکہ اور امریکی صدر جو بائیڈن کے ساتھ اچھے تعلقات برقرار رکھیں۔ اسی دوران قیدیوں کے خاندان کے ایک اور فرد نے اسرائیلی وزیراعظم سے کہا کہ امریکا میں ریپبلکن اور ڈیموکریٹک پارٹیوں کے مفاد کے لیے قیدیوں کے معاملے کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔

دوسری جانب مختلف ذرائع کے مطابق نیتن یاہو کا ردعمل ان کے موقف کو درست ثابت کرنے پر مرکوز تھا۔ انہوں نے کئی تاریخی لمحات کو بھی دہرایا جن میں امریکہ نے تل ابیب پر دباؤ ڈالا لیکن بعد میں یہ واضح ہوا کہ اس سے غلطی ہوئی ہے۔ یہ ملاقات اس وقت ہوئی جب غزہ میں زیر حراست قیدیوں کے بہت سے

خاندانوں نے سوشل میڈیا پر نیتن یاہو کے حامیوں کی جانب سے شدید حملوں کی شکایت کی ہے۔ اس کے علاوہ جب وہ عوامی سطح پر مظاہرہ کر رہے تھے اور حکومت سے مطالبہ کر رہے تھے کہ یرغمالیوں کی رہائی کے لیے مزید کوششیں کریں تو ان میں سے کچھ کو جسمانی حملوں کا نشانہ بھی بنایا گیا۔ یہ اس وقت بھی سامنے آیا جب نیتن یاہو کی حکومت کے سینئر ارکان، بشمول انتہائی قوم پرست وزیر خزانہ بیزلیل سموٹریچ، نے اس بات کا اظہار کیا کہ قیدیوں کا معاملہ ملک کی اولین ترجیح نہیں ہونی چاہیے، کیونکہ حماس کو تباہ کرنا سب سے اہم چیز ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ بائیڈن نے قیدیوں کے اہل خانہ سے ملاقات کی اور ان سے ایک سے زیادہ مرتبہ بات چیت کی، جیسا کہ سیکرٹری آف اسٹیٹ انتھونی بلنکن، وائٹ ہاؤس کے قومی سلامتی کے مشیر جیک سلیوان کے علاوہ سی آئی اے کے ڈائریکٹر بل برنز اور کئی دوسرے امریکی حکام سے بھی بات چیت کی۔ تقریباً 130 اسرائیلی قیدی محصور فلسطینی پٹی میں موجود ہیں، جن میں سے 30 کے مارے جانے کا امکان ہے۔ جبکہ اسرائیل اور حماس فریقین کے درمیان مصری، قطری اور امریکی ثالثی کے ذریعے گزشتہ دسمبر سے مذاکرات جاری ہیں تاکہ کسی معاہدے تک پہنچ سکیں۔ ایک ہفتہ سے زیادہ پہلے، ان مباحثوں میں امید کی علامت دیکھی گئی، لیکن تفصیلات اور کچھ بقایا حالات پر بحث کے بعد حال ہی میں امید میں تیزی سے کمی واقع ہوئی۔

کار پر اسرائیلی ڈرون حملے میں لبنانی حزب اللہ کا جنگجو ہلاک

بیروت (ایجنسی) جنوبی لبنان میں کشیدگی کے ماحول کے جلو میں کل حزب اللہ اور اسرائیلی افواج کے درمیان ایک بڑی کشیدگی دیکھنے میں آئی جب ضلع صور کا البزوریہ قصبہ ایک نئے فضائی حملے سے گونج اٹھا۔ العربیہ/الحدث کے نامہ نگار کی رپورٹ کے مطابق آج جمعہ ایک اسرائیلی ڈرون نے البزوریا۔ وادی گیلورو روڈ پر ایک کار کو نشانہ بنایا۔ اس حملے کے نتیجے میں حزب اللہ کے ایک رکن کی موت واقع ہوئی۔ آگ بجھانے والی ٹیموں نے مزید تفصیلات نہیں بتائیں کہ آیا اس حملے میں اور کوئی جانی نقصان ہوا ہے یا نہیں۔ کل جمعرات کو ایک خونی دن کے بعد جس میں حزب اللہ اور اس کی اتحادی امل مومنٹ کے 9 ارکان کی ہلاکت کے بعد حملوں کا تبادلہ ہوا۔ ہفتوں سے اسرائیل لبنانی سرزمین کے اندر گہرائی میں فضائی حملے کر رہا ہے، جس میں حزب اللہ کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اسرائیل کے بڑھتے حملے ایک کھلی جنگ کے خطرات کو بڑھاوا دے رہی ہے۔ اسرائیلی فوج نے حزب اللہ اور حماس دونوں کے رہنماؤں کو قتل کرنے کے منصوبے کے تحت جنوبی لبنان میں کاروں پر کئی حملے بھی کیے تھے۔ جبکہ لبنان میں اقوام متحدہ کی عبوری فورس (UNIFIL) نے کل جمعرات کو جنوبی لبنان میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کو فوری طور پر روکنے کا مطالبہ کیا ہے۔ امریکی قومی سلامتی کونسل کے ترجمان جان کربی نے زور دیا کہ "سرحد پر امن بحال کرنا لبنان اور اسرائیل دونوں کے لیے اولین ترجیح ہونی چاہیے"۔ 7 اکتوبر کو غزہ کی پٹی میں جنگ شروع ہونے کے بعد سے لبنان۔ اسرائیلی سرحد پر حماس کی اتحادی حزب اللہ اور اسرائیلی فوج کے درمیان تقریباً روزانہ بمباری ہوتی رہی ہے۔ اسرائیلی حملوں میں کم از کم 346 افراد ہلاک ہوئے، جن میں سے زیادہ تر حزب اللہ کے جنگجو بتائے جاتے ہیں۔

اب ایک نئے فتویٰ پر چائلڈ کمیشن کو ہوا اعتراض، دارالعلوم دیوبند کو پھر بھیجا نوٹس

دیوبند (ایجنسی):

چائلڈ کمیشن نے ایک مرتبہ پھر دارالعلوم دیوبند کی گھیرابندی کرنے کی کوشش کی ہے۔ اب ایک نئے فتویٰ کے حوالہ سے کچھ قابل اعتراض مواد کو لے کر ڈی ایم سہارنپور و ایس ایس پی سہارنپور کو مکتوب بھیج کر دارالعلوم دیوبند کے خلاف کارروائی کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ حالانکہ دارالعلوم دیوبند نے صاف کیا ہے کہ جس طرح کے فتوے کا حوالہ دیا جا رہا ہے، ایسا کوئی فتویٰ ہماری سائٹ پر نہیں ہے۔ ایسا معلوم ہو رہا ہے جیسے نیشنل کمیشن فار پروٹیکشن آف چائلڈ رائٹس (این سی پی سی آر) دارالعلوم دیوبند کے فتوؤں کے خلاف مہم چلا رہا ہے۔ کیونکہ اس سے قبل 22 فروری کو دارالعلوم دیوبند کے خلاف کارروائی کرنے کے لیے 2 نوٹس چائلڈ کمیشن جاری کر چکا ہے اور یہ اب تیسرا نوٹس ہے۔

این سی پی سی آر کے چیئرمین پریانک قانونگو نے مکتوب میں کہا ہے کہ کمیشن کو دارالعلوم دیوبند کی ویب سائٹ پر مزید قابل اعتراض مواد ملا ہے۔ انہوں نے اتر پردیش پولیس کو ہدایت دی ہے کہ وہ دارالعلوم دیوبند کے خلاف اپنی ویب سائٹ پر گمراہ کن اور قابل اعتراض مواد کے لیے فوجداری مقدمہ درج کرے۔ خط میں چیئرمین نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ انہیں اس فتویٰ کی ایک کاپی ملی ہے جس میں پاکستان کے ایک فرد نے غیر مسلم قوتوں پر خودکش حملے کے بارے میں پوچھا تھا۔ اس کے جواب میں غلط اور غیر انسانی لکھنے کے بجائے دارالعلوم دیوبند نے کہا کہ اپنے مقامی علماء سے رابطہ کریں۔

قانونگو کا کہنا ہے کہ اس سے ایک بار پھر اجاگر ہوا ہے کہ اس طرح کے فتوے ملک کے ساتھ ساتھ قومی سلامتی کے معاملے کے لیے انتہائی خطرناک ہیں۔ این سی پی سی آر کے سربراہ نے اس خط میں کہا کہ دارالعلوم کے خلاف ایف آئی آر درج کی جانی چاہیے اور کارروائی کی رپورٹ تین دن کے اندر کمیشن کو بھیجی جائے۔ یہ مکتوب یوپی کے چیف سکریٹری اور اسٹیٹ ہوم ڈپارٹمنٹ کے سکریٹری کو بھی بھیجا گیا ہے۔ دوسری طرف اس سلسلہ میں دارالعلوم دیوبند کے قائم مقام مہتمم مولانا مفتی راشد اعظمی نے کہا کہ ہمیں ابھی اس سلسلہ میں کوئی نوٹس موصول نہیں ہوا، البتہ جس قسم کے فتوے کا حوالہ خبروں میں دیا گیا ہے اس قسم کا کوئی فتویٰ ہماری ویب سائٹ پر موجود نہیں ہے۔

’بی جے پی سنٹرل ایجنسیوں کا غلط استعمال کر رہی‘

ترنمول کانگریس نے الیکشن کمیشن سے مداخلت کا کیا مطالبہ

نئی دہلی (ایجنسی)

ترنمول کانگریس لیڈران نے برسراقتدار بی جے پی پر سنٹرل ایجنسیوں کے غلط استعمال کا الزام عائد کرتے ہوئے الیکشن کمیشن سے مداخلت کی گزارش کی ہے۔ ترنمول لیڈران نے اپنی فکر ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ پیر کے روز چیف الیکشن کمشنر اور دیگر الیکشن کمشنرز سے ملاقات کریں گے۔

دہلی میں الیکشن کمیشن کے دفتر کے باہر مغربی بنگال کی وزیر ششی پانجا نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح سے جھارکھنڈ کے سابق وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کو لوک سبھا انتخاب کا نوٹیفکیشن جاری ہونے سے پہلے گرفتار کیا گیا، یہ پریشان کرنے والی بات ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کو تو ضابطہ اخلاق نافذ ہونے کے بعد گرفتار کیا گیا۔ پانجا کا کہنا ہے کہ ”جس طرح سے ضابطہ اخلاق کا اعلان ہونے سے ٹھیک پہلے ہیمنت سورین کو گرفتار کیا گیا، اس سے ہم پریشان ہیں، اب تو ضابطہ اخلاق نافذ ہو چکا ہے اور چیزیں الیکشن کمیشن کے کنٹرول میں ہیں، لیکن دہلی کے وزیر اعلیٰ سلاخوں کے پیچھے ڈال دیے گئے ہیں۔ ہم کمیشن سے اپنے اختیارات کا استعمال کرنے کی گزارش کر رہے ہیں۔“

ترنمول لیڈر نے دعویٰ کیا کہ ’ای ڈی، سی بی آئی اور این آئی اے جیسی سنٹرل ایجنسیاں اپوزیشن لیڈران کو ہدف بنا رہی ہیں۔ انھیں اپوزیشن کے خلاف اسلحہ کی شکل میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ ہم نے اپنی فکر ظاہر کرنے کے لیے الیکشن کمیشن سے وقت مانگا تھا اور ہمیں پیر کا وقت دیا گیا ہے۔‘‘ انھوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ مغربی بنگال میں ترنمول کارکنان و لیڈران کو ایجنسیوں کے ذریعہ طلب کیا جا رہا ہے جس سے پارٹی کی انتخابی مہم متاثر ہو رہی ہے۔ آج الیکشن کمیشن دفتر گئے ترنمول کانگریس کے وفد میں پانجا کے علاوہ پارٹی کے راجیہ سبھا رکن ڈیرک او برائن، رکن پارلیمنٹ ڈولا سین، ساکیت گوکھلے اور ساگریکا گھوش بھی شامل تھے۔

”لوہیانامہ“ میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جاسکتی ہے۔
قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کر لیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مواد کی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کر سکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیانامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوہیانامہ)

روزنامہ لوہیا نامہ، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج، لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج لکھنؤ شائع کیا، ایڈیٹر: جاوید احمد
PRINTER, PUBLISHER & OWNER : JAVED AHMAD PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:JAVED AHMAD,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

ماہِ مبارک کو رب کائنات نے اپنی صفت خاص کا مظہر بنایا : مولانا خالد رشید

ماہِ مبارک کے تیسرے جمعہ میں امام عیدگاہ لکھنؤ کا خطاب

لکھنؤ، ۲۹/مارچ: رمضان المبارک کا مہینہ درحقیقت پروردگار کے سامنے بندگی کے اظہار کا ایک خاص تسلسل ہے، اس میں رکھنے جانے والے روزوں میں ایک مسلمان اپنے مالک کی مرضی کے حصول کے لیے اپنی زندگی کو تعمیل حکم میں ڈھالتا ہے۔ اس کی اہمیت وعظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ مالک حقیقی نے اس عمل کی جزا خصوصی طور پر اپنی طرف سے دینا رکھی ہے۔ جو عام قاعدے قانون سے ذرا الگ ہے۔ ماہِ مبارک کی برکت وعظمت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ اس میں سرکش شیاطین بند کردیے جاتے ہیں اور بندگان خدا کو ان کے شر سے محفوظ کردیا جاتا ہے۔ اس ماہِ مبارک کو روزوں کے علاوہ کئی اہم اسلامی خصوصیات کے ساتھ وابستہ بھی کیا گیا ہے اس ماہ میں قرآن کریم نازل ہوا جو آخری اور جامع ترین کلام الٰہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار امام عیدگاہ وقاضی شہر لکھنؤ مولانا خالد رشید فرنگی محلی چیرمین اسلامک سنٹر آف انڈیا نے کیا۔ وہ آج جامع مسجد عیدگاہ لکھنؤ میں رمضان المبارک کے تیسرے جمعے کے خطبے میں خطاب کررہے تھے۔

مولانا نے کہا کہ رمضان المبارک کو خدا پاک نے اپنی صفت خاص کا مظہر بنایا ہے اور اس کے آخری حصے میں شب قدر رکھ کر اس نے اپنی رحمت کے ذریعے حیرت انگیز طریقے سے اپنے بندوں کی دست گیری فرمائی اور اس میں ایک رات کو ایک ہزار مہینے سے بھی زیادہ فائدہ پہنچانے والی بنادیا ہے۔ صرف اس ایک رات میں کیے جانے والے اعمال کو ایک ہزار مہینے کی راتوں میں کیے جانے والے اعمال کے مساوی قرار دیا ہے۔ اس رات کو قرآن مجید کو آسمان دنیا میں اترنے کا شرف عطا فرمایا۔ شب قدر کی رات کی عظمت اور اس کی خیر و برکت میں غیر معمولی بلکہ بے حد اضافہ فرمایا۔

انہوں نے کہا کہ یہ رات اتنی زیادہ نورانیت رکھتی ہے کہ ہر چیز منور ہوجاتی ہے اور خدا پاک اپنے بندوں کو اپنی رحمتوں سے نوازنے کے لیے ان کی طرف خصوصی طور پر متوجہ ہوتا ہے کہ ہے کوئی لینے والا جو لے، ہے کوئی اس نورانیت سے فائدہ اٹھانے والا جو بے حساب طریقے سے حاصل کرنا چاہتا ہو وہ یہ فائدہ حاصل کرے اور یہ سلسلہ غروب آفتاب سے لے کر طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔ اس طرح ایک رات سو سال کے برابر اجر وثواب دلاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ رمضان کے مہینے کا آنا مسلمانوں کے لیے ایک عظیم ترین موقع ہے جس میں وہ اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کو دھوکر اپنے کو روحانی طور پر پاک وصاف کرسکتے ہیں اور رحمتوں اور برکتوں کے ذخیرے جمع کرسکتے ہیں۔ رمضان کا مہینہ ایک عجیب نعمت کا مہینہ ہے۔ زمینی مخلوق کو کچھ وقت کے لیے آسمانی مخلوق بنادینے والا مہینہ ہے۔ ایسی غیر معمولی اور نادر نعمت ملنے پر اس کی قدر نہ ہو تو بڑی محرومی کی بات ہے۔

ریاستی انفارمیشن کمشنر ڈاکٹر دلیپ اگنی ہوتری کی گورنر سے ملاقات

لکھنؤ: نو تعینات ریاستی انفارمیشن کمشنر ڈاکٹر دلیپ اگنی ہوتری نے آج گورنر آنندی بین پٹیل سے ملاقات کی۔ اس موقع پر انہوں نے گجرات سے لے کر اتر پردیش تک مختلف عہدوں پر فائز رہنے کے دوران اپنے سرکاری فرائض کی انجام دہی کے دوران ان کی طرف سے کئے گئے سماجی اور تحریکی کاموں پر لکھے گئے اپنے مضامین کی کاپیاں گورنر کو پیش کیں۔

حکومت کی غلط اقتصادی پالیسیوں کے سبب مہنگائی عروج پر: اکھلیش

بی جے پی ملک کے سرکاری اداروں کا غلط استعمال کررہی ہے، جمہوریت خطرے میں ہے، آئین مخالف کام کیا جارہا ہے

لکھنؤ: سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی حکومت کی غلط اقتصادی پالیسیوں کی وجہ سے مہنگائی اور بے روزگاری اپنے عروج پر ہے۔ بی جے پی نے معاشی بحران پیدا کر دیا ہے۔ کسان، نوجوان، خواتین سب پریشان ہیں۔ بی جے پی ملک کے سرکاری اداروں کا غلط استعمال کر رہی ہے۔ بی جے پی کی حکومت میں جمہوریت خطرے میں ہے۔ آئین مخالف کام کیا جارہا ہے۔ اپوزیشن کی آواز کو کچلا جارہا ہے۔ اتر پردیش حکومتی انارکی کے بدترین دور سے گزر رہا ہے۔ یوپی میں لا اینڈ آرڈر صفر ہے۔ یوپی میں کسی کی جان محفوظ نہیں ہے۔

مسٹر یادو نے کہا کہ ریاست میں ہر روز قتل ہو رہے ہیں۔ حکومت کی اولین ذمہ داری اور فرض ہے کہ وہ ہر حال میں اور ہر جگہ لوگوں کی جانوں کا تحفظ کرے۔ لیکن اگر حکومت عوام کی جانوں کا تحفظ نہیں کرسکتی تو اسے اقتدار میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔

جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ ریاست اور ملک کے حالات بہت خراب ہیں۔ بی جے پی حکومت ہر طرح کی کرپشن میں ملوث ہے۔ الیکٹورل بانڈز کے نام پر بھتہ خوری ہورہی ہے۔ ملکی تاریخ میں پہلی بار اس قسم کی ریکوری ہو رہی ہے۔ بی جے پی حکومت بازیابی کے لیے سرکاری تفتیشی ایجنسیوں کا استعمال کر رہی ہے۔ مقابلہ جاتی امتحانات کے پیپر لیک ہو رہے ہیں۔ بی جے پی حکومت نوجوانوں کو دھوکہ دے رہی ہے۔ حکومت مسابقتی طلباء کو نوکریاں نہیں دینا چاہتی۔ اس کا مقصد نوکری دینے کا نہیں ہے۔ 2024 کا لوک سبھا الیکشن خاص حالات کا انتخاب ہے۔ یہ الیکشن ملک کے آئین کو بچانے کا الیکشن ہے۔ یہ جمہوریت بچانے اور ریزرویشن بچانے کا الیکشن ہے۔

شری یادو نے ووٹروں سے اپیل کی ہے کہ ریاست اور ملک کو بچانے کے لیے بی جے پی کو کسی بھی قیمت پر حکومت سے ہٹانا ہوگا۔ بی جے پی کو ہٹانے کا واحد طریقہ ووٹنگ ہے۔ تمام 80 سیٹوں پر بی جے پی کو ہرانا ضروری ہے سب کی حمایت لے کر اور متحد ہو کر ووٹ دیں۔ اس کے لیے انتخابات میں ہر سطح پر احتیاط، حکمت اور چوکسی ہونی چاہیے۔ بی جے پی نے عوام سے جھوٹے وعدے کئے۔ عوام کا اعتماد ٹوٹ چکا ہے۔ بی جے پی کی ناانصافی، ظلم، جھوٹ اور بدعنوانی سے عوام میں شدید غصہ ہے۔

جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ عوام کا سماج وادی پارٹی پر بھروسہ ہے۔ سماج وادی پارٹی کی حمایت میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ عوام تبدیلی کے لیے تیار ہے۔ لوک سبھا انتخابات میں کسان، نوجوان، خواتین، تاجر پی ڈی اے سمیت سبھی متحد ہو کر سماج وادی پارٹی اور انڈیا الائنس کے حق میں ووٹ دیں گے اور بی جے پی کو شکست دے کر اقتدار سے باہر کا راستہ دکھائیں گے۔

گورنر نے راج بھون واقع اپر پرائمری اسکول میں بہتری کی دیں ہدایات

راج بھون میں جاری تعمیراتی کام بروقت مکمل ہوں: آنندی بین پٹیل

لکھنؤ: گورنر آنندی بین پٹیل نے آج راج بھون احاطہ واقع جونیئر ہائی اسکول میں معیار کی بہتری کے لیے پیش تجویز کا جائزہ لیا اور رہنما خطوط فراہم کیے۔ گورنر افسران کے ساتھ راج بھون میں جاری تعمیراتی کام اور یہاں واقع اسکول میں بہتری کے لیے دی گئی سابقہ ہدایات کا جائزہ لے رہی تھیں۔

گورنر نے اسکول میں مناسب کرسیاں، میز، بینچ، کمپیوٹر روم اور کمپیوٹر سیٹ، اسمارٹ کلاسز، کھیلوں کے سامان اور کھانے پینے کی اشیاء کے لیے اسٹور روم، پینے کے لیے صاف پانی، بیت الخلا، بچوں کے لیے کھیلوں کی سہولیات فراہم کرنے کی ہدایات دیں ہیں۔ اسکول کے لیے ضروری تمام انتظامات جیسے گراؤنڈ، پیریر (دعا) کی جگہ وغیرہ کو معیاری بنانے کی ہدایات دی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ اسکول کے تمام انتظامات کو جدید بنایا جائے، تاکہ بچے جدید سہولیات سے آراستہ اسکول سے مستفید ہوسکیں۔ انہوں نے کہا کہ راج بھون کے باہر سے اسکول میں داخلہ لینے کے خواہشمند تمام بچوں کو داخلہ دیا جائے۔ انہوں نے اسکول میں داخل تمام بچوں کو جدید تعلیم سے مستفید کرنے کے انتظامات کرنے پر زور دیا۔

گورنر نے راج بھون میں جاری تعمیراتی کام کا بھی جائزہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ کام کو انجام دینے والی ایجنسی یا شخص جو وقت پر کام مکمل نہیں کرے اسے تاخیر کا نوٹس دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ افسران کو ہدایت دی کہ وہ ہر ماہ تعمیراتی کاموں کی پیش رفت کی رپورٹ بنائیں اور مقررہ مدت میں کام کی تکمیل کا بھی جائزہ لیں۔ اس موقع پر گورنر کے ایڈیشنل چیف سکریٹری ڈاکٹر سدھیر مہادیو بوبڈے، محکمہ تعمیرات عامہ کے افسران اور دیگر متعلقہ افسران اور ملازمین موجود تھے۔

ماہ رمضان برکتوں اور رحمتوں کا خزینہ ہے: ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی

الہدیٰ ماڈل اسکول تروینی نگر میں تقریب افطار پارٹی کا اہتمام

لکھنؤ: ماہ رمضان ایک ایسا مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں، برکتیں اور رزق میں وسعت ہر مومن کو حاصل ہوتی ہے۔ بشرطیکہ اللہ کی طرف رجوع ہو اور اس ذات باری کے خزانہ سے ملنے کا یقین ہو۔ اپنے آپ کو گناہوں سے بچانے کی کوشش ہو اور استغفار کی کثرت ہو۔

مذکورہ خیالات کا اظہار ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی نے الہدیٰ ماڈل اسکول میں منعقد تقریب روزہ افطار میں کیا۔ اس سے قبل جلسے کا آغاز ڈاکٹر شکیل احمد صدیقی صاحب کی اجتماعی دعا سے ہوا جس کے بعد انہوں نے روزے کی اہمیت اور فضیلت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ وہیں اسکول کی پرنسپل مسز افشاں جاوید خان نے آئے ہوئے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ صائمین کو روزہ افطار کرانا نہایت ہی نیک اور پسندیدہ عمل ہے۔ اس موقع پر اسکول کی مجلس منتظمہ کے تمام معزز ممبران میں ڈاکٹر محمد اسلم صدیقی صاحب، شعیب احسن عثمانی ایڈوکیٹ صاحب، امیر خالد خان صاحب، ڈاکٹر شکیل احمد صاحب، حاجی محمد رفیق صاحب، عبدالمعید صاحب کے علاوہ من جملہ اساتذہ اور غیر تدریسی اسٹاف بھی موجود تھا۔ یہ اطلاع اسکول کی پرنسپل مسز افشاں جاوید خان نے دی ہے۔

ظہیر حجازی کی والدہ کی تعزیت

لکھنؤ 29 مارچ (پریس ریلیز) ممتاز ندوی فاضل اور عالم دین مولانا ظہیر احمد حجازی ندوی کی والدہ کا کل ۱۰۰ ر سال سے زائد عمر کے بعد چند روزہ علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ وہ مشہور ومعروف شخصیت مولانا حسین احمد کمالی کے خاندان کی اہم فرد اور خاندانی کمالات کی حامل تھیں۔ مولانا ذکی نور عظیم ندوی نے کہا مرحومہ اپنے خاندان کی دینی وعلمی روایات کو آگے بڑھانے میں بہت سرگرم رہیں اور خود بھی صوم وصلوٰۃ و دیگر اعمال صالحہ اور حسن اخلاق میں مثالی کردار کی حامل تھیں ان کے انتقال نے نہ صرف اہل خانہ کو صدمہ پہنچایا بلکہ اس سے ایک نیک وخوش اخلاق خاتون کی جدائی کا تمام متعلقین پر گہرا اثر ہے۔ انھوں نے مولانا ظہیر احمد حجازی اور دیگر پسماندگان کو دلی تعزیت پیش کی اور اللہ سے ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دعا کی۔

چیف سکریٹری کی صدارت میں سرحدی ریاستوں کے چیف سکریٹری کے ساتھ میٹنگ

لکھنؤ: لوک سبھا انتخابات کی تیاریوں کے سلسلہ میں بین ریاستی کوآرڈینیشن میٹنگ آج چیف سکریٹری درگا شنکر مشرا کی صدارت میں ہوئی۔ ورچولی ہوئی میٹنگ میں 9 ریاستوں جھارکھنڈ، چھتیس گڑھ، بہار، ہریانہ، مدھیہ پردیش، ہماچل پردیش، اتراکھنڈ، راجستھان، دہلی کے چیف سکریٹری اور پولیس سربراہان (ڈی جی پی) ویڈیو کانفرنسنگ کے توسط سے شامل رہے۔ چیف سکریٹری نے سبھی سے لوک سبھا انتخابات پرامن طریقہ سے مکمل کرانے میں بھرپور تعاون کی توقع کی۔ انہوں نے کہا کہ سرحدی اضلاع میں ایسی کوئی سرگرمی نہ ہو، جس سے انتخابی عمل متاثر ہو۔ غیر قانونی طور پر نقد رقم، شراب و دیگر اشیاء کی آمد ورفت روکنے کے لیے سرحدوں پر نگرانی بڑھانا ہوگی۔ کنٹرول روم کے توسط سے اطلاعات ایک دوسرے کو منتقل کرنے پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ بین ریاستی اضلاع اور اطراف میں نشیلی اشیاء کے خلاف مہم چلائی جائے۔ حساس ونکسل متاثرہ علاقوں میں خصوصی نگرانی رکھی جائے۔

مولانا علی حسین لوک سبھا امیدوار منتخب

سیاسی وسماجی تنظیموں کے وفد نے رہائش گاہ پہنچ کر پیش کی مبارک باد

لکھنؤ 29 مارچ (پریس ریلیز)

متعدد سیاسی وسماجی تنظیموں کے وفد نے حالیہ لوک سبھا انتخاب کے امیدوار مولانا علی حسین قمی کی رہائش گاہ پہنچ کر ان سے ملاقات کی اور انہیں شیعہ ڈیموکریٹکس پارٹی کے امیدوار منتخب ہونے پر گلدستہ پیش کر کے انہیں مبارکباد دی اور سبھی نے ان کے انتخاب لڑنے کا فیصلہ کو صحیح قرار دیا۔

اس موقع پر سیاسی وسماجی تنظیموں کے رہنماؤں نے ملک کے لوگوں سے سچے اور اچھے ایماندار امیدواروں کے حق میں ووٹ ڈالنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ پہلے عوام ایسے ایماندار امیدوار کو فتحیاب کراتے تھے جو ان کے لئے کام کرتے تھے لیکن آج افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ عوام روٹی بوٹی کی چکر میں شرپسندوں کی حمایت ہر طرح اپنے ذاتی جرائم کا فائدہ اٹھانے لئے ووٹ دیتے ہیں اور گلی محلوں میں انتخاب کا اعلان ہوتے ہیں ایسے بدعنوان امیدوار انتخاب جیت کر آجاتے ہیں تو پھر غریب، کمزور اور مظلوموں کا خیال رکھنا بھول جاتے ہیں ووٹ تو انہیں غریب، کمزور اور مظلوم ہی دیتے ہیں۔ اس لئے میری عوام سے اپیل ہے کہ ایسے امیدواروں کے حق میں نہ خود ووٹ ڈالیں اور نہ اپنے جاننے والوں سے کہیں۔ آخر میں مولانا علی حسین قمی نے اپنے تمام حمایتیوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا ٹرسٹ امامیہ ایجوکیشنل غریب، مظلوم، کمزوروں کی بلاتفریق مذہب وملت مدد کرتا ہے۔ میری عوام سے لوک سبھا انتخاب کے پیش نظر درباری اور سرکاری ایجنٹوں سے ہوشیار رہنے کی درخواست ہے۔

سابق ایم ایل اے مختار انصاری کی جیل میں موت انسانی حقوق کا سنگین معاملہ، سی بی آئی تحقیقات کرائی جائے: راجو یادو

لکھنؤ، 29 مارچ: رہائی منچ کے جنرل سکریٹری راجیو یادو نے سابق ایم ایل اے مختار انصاری کی جیل میں موت کو انسانی حقوق کا سنگین معاملہ قرار دیا ہے۔ مختار انصاری کے اہل خانہ اور عدالت میں جمع کرائی گئی درخواست ان کے کھانے میں زہر ملا کر جیل میں قتل کرنے کی سازش کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اس پورے واقعہ کی سی بی آئی تحقیقات ہونی چاہئے۔ غور طلب ہے کہ انصاری کے گھر والوں نے کھانے میں زہر ملانے کی وجہ سے ان کی صحت خراب ہونے کے بعد ان کے علاج معالجے اور سیکورٹی کا مطالبہ کیا جو بروقت نہیں دیا گیا جس سے انصاری کے اہل خانہ کے اس دعوے کو بھی تقویت ملتی ہے کہ انہیں زہر دے کر قتل کیا گیا ہے۔ اس کی تحقیقات ہونی چاہئیں۔ معاملہ اس وقت مزید سنگین ہوجاتا ہے جب مختار انصاری کے بیٹے نے گزشتہ سال سپریم کورٹ میں عرضی داخل کرتے ہوئے کہا تھا کہ ریاستی حکومت انصاری کو بندہ جیل میں قتل کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ جس پر حکومت نے عدالت عظمیٰ کو یقین دلایا تھا کہ انصاری کو ان کی حراست کے دوران کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ضرورت کے مطابق سیکیورٹی میں اضافہ کیا جائے گا۔ ایسے میں توہین عدالت کا سوال بھی اٹھتا ہے۔ اس عرضی میں انصاری کو یوپی سے باہر کسی اور جیل میں منتقل کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ جب مختار انصاری کو پنجاب کی جیل سے یوپی لایا جا رہا تھا، تب بھی ان کے خاندان والوں نے ان کی حفاظت اور اتر پردیش حکومت پر سوال اٹھائے تھے۔ موجودہ بی جے پی حکومت کے دوران جیل میں ان کی حفاظت کو لے کر اہل خانہ نے جن شکوک وشبہات کا اظہار کیا تھا، ان تمام پہلوؤں کی جانچ ہونی چاہیے۔

مختار انصاری کو جیل میں سلو پوائزن دیے جانے اور ان کی حفاظت کے بارے میں ماضی میں اٹھائے گئے تمام سوالات کو تحقیقات کے دائرے میں لانا ہوگا۔ ایسے الزامات لگائے گئے ہیں کہ یہ بھی ایک سابق ایم ایل اے کے خلاف برسر اقتدار سیاسی پارٹی کی سیاسی دشمنی کا معاملہ ہے جس کی قید کے دوران موت ہوگئی تھی۔ حال ہی میں مختار انصاری کی طبیعت خراب ہونے کے بعد ان کے بھائی ایم پی افضل انصاری نے ان سے ملاقات کے بعد بتایا تھا کہ کھانے میں زہر ملانے سے ان کی طبیعت خراب ہوئی اور وہ باندہ میں ہونے والے علاج سے مطمئن نہیں ہیں، اس کے باوجود جیل انتظامیہ یا حکومت کی جانب سے ان کے علاج کے لیے کوئی خاص انتظامات نہ کرنا سوال اٹھاتا ہے کہ ایک سابق ایم ایل اے کا الزام ہے کہ ان کے کھانے میں زہر ملایا جارہا ہے اور ان کی جان کو خطرہ ہے، لیکن حکومت ان کی جان بچانے کے لیے تیار نہیں ہے۔ اگر مختار کی حالت اتنی سنگین تھی تو کس کے دباؤ میں اس کے لیے مناسب طبی انتظامات نہیں کیے گئے۔ کیا کوئی سیاسی دباؤ تھا؟ کیونکہ مختار انصاری سابق ایم ایل اے اور سیاسی شخصیت تھے۔

مختار انصاری کے بیٹے نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ دن کے وقت انہیں اپنے والد کا فون آیا کہ وہ ویڈیو کانفرنسنگ پر پیشی کے لیے آئے ہیں لیکن وہ بے ہوش ہوگئے اور ان کی طبیعت بہت خراب ہے۔ اس سے ملنے پر اس نے کہا کہ وہ اپنی بیرک سے باہر آنے کی حالت میں بھی نہیں ہے، مجھے زہر دیا گیا ہے اور میں بہت تکلیف میں ہوں، میری آنتیں جل رہی ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے سب کچھ اندر سے کٹ رہا ہو۔

غور طلب ہے کہ مختار انصاری کی جانب سے 21 مارچ کو ان کے وکیل رنویر سنگھ سمن نے بارہ بنکی ایم پی ایم ایل اے کورٹ میں درخواست گزار کو زہریلی چیز کھلانے کی تحقیقات اور سیکورٹی کا مطالبہ کیا تھا۔ جس میں کہا گیا ہے کہ 19 مارچ 2024 کی رات درخواست گزار کو فراہم کیے گئے کھانے میں کوئی زہریلی چیز ملادی گئی تھی جس کے باعث درخواست گزار شدید بیمار ہوگیا تھا اور اس کے ہاتھوں اور ٹانگوں کے اعصاب میں شدید درد ہونے لگا تھا۔ جسم کے تمام اعصاب میں درد ہے، ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو رہے ہیں، ایسا لگتا ہے جیسے درخواست گزار مر جائے گا اور خوف وہراس کا عالم ہے۔ اس سے پہلے درخواست گزار تقریباً صحت مند تھا۔ مزید الزام لگایا گیا ہے کہ تقریباً 40 روز قبل درخواست گزار کے کھانے میں کسی قسم کا سلو پوائزن دیا گیا تھا۔ باندہ جیل میں درخواست گزار کی جان کو خطرہ بڑھ گیا ہے اور خدشہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ درخواست گزار کے ساتھ کسی بھی وقت کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما ہوسکتا ہے۔

رمضان ہیلپ لائن

اسلامک سنٹر آف انڈیا، لکھنؤ

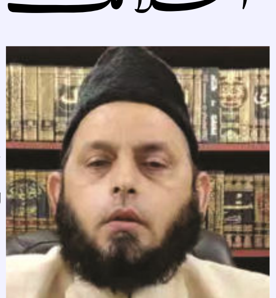

رمضان ہیلپ لائن ملک میں اپنی نوعیت کی منفرد ہیلپ لائن ہے۔ واضح رہے کہ اسلامک سنٹر آف انڈیا کے تحت دارالعلوم نظامیہ فرنگی محل میں روزہ داروں کی دینی اور شرعی رہنمائی کے لیے ۲۰۰۱ء میں قبل رمضان ہیلپ لائن قائم کی گئی تھی۔ جس کی مقبولیت میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس ہیلپ لائن سے لوگ فون اور ای میل کے ذریعہ روزہ، نماز، زکوٰۃ، اعتکاف اور دیگر مسائل سے متعلق سوالات ملک اور بیرون ملک سے بھی کرتے ہیں۔ جن کے جوابات مولانا خالد رشید فرنگی محلی کی سربراہی میں علمائے کرام کا ایک پینل دیتا ہے۔ لوگ اپنے سوالات ان نمبروں 9415023970, 9335929670, 9415102947, 7007705774, 9140427677 اور ای میل: ramzanhelpline2005@gmail.com نیز ویب سائٹ: www.farangimahal.in پر پوچھ سکتے ہیں۔

سوال: فون پے سے بھیجی گئی زکوٰۃ کی رقم اگر کسی وجہ سے مستحق کو نہیں پہنچی تو کیا بھیجنے والے کی طرف سے زکوٰۃ کی ادائیگی ہوجائے گی؟

جواب: جی نہیں! زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

سوال: آیت سجدہ کے آخری الفاظ نہیں پڑھے تو کیا سجدہ تلاوت واجب ہے؟

جواب: اگر وہ کلمہ پڑھا جس میں سجدہ تلاوت ہے تو واجب ہوجائے گا۔

سوال: اگر کسی بیمار نے روزے کا فدیہ دے دیا لیکن بعد میں وہ بالکل تندرست ہوگیا اور روزہ رکھنے کے قابل ہوگیا، تو کیا وہ قضاء کرے گا؟

جواب: قضاء کرے گا۔

سوال: تراویح کی بھول سے دو رکعت رہ گئی اور نماز وتر شروع کردی۔ قاعدہ اولیٰ میں تراویح کی دو چھوٹی ہوئی رکعت ذہن میں آئی اب تراویح کی نیت کر کے دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ دو رکعت نماز تراویح میں شمار نہ کی جائے گی۔

سوال: غیر رمضان میں وتر کی نماز باجماعت پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: وتر کی نماز غیر رمضان میں جماعت کے ساتھ پڑھنا درست نہیں ہے۔

مسائل شرعیہ اکیڈمی، کانپور

زیر سرپرستی:

قاضی شہر کانپور حضرت الحاج حافظ وقاری عبدالقدوس ہادی صاحب کارگزار جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء اتر پردیش، صدر جمعیۃ علماء کانپور مہتمم جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور

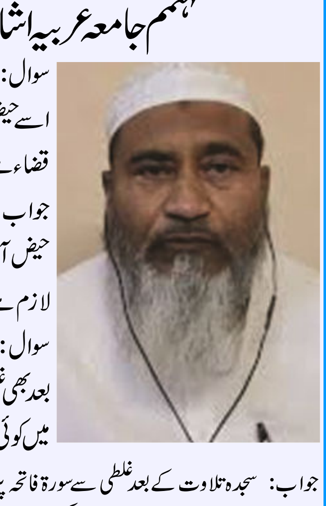

سوال: اگر کوئی خاتون جان بوجھ کر روزہ توڑ دے پھر اسی دن اسے حیض آجائے تو کیا اس صورت میں بھی اس روزے کی قضاء ہے؟

جواب: اگر بندیٔ خدا نے پہلے جان بوجھ کر روزہ توڑ دیا پھیر حیض آنا شروع ہوا تو اس صورت میں بھی روزے کی قضاء لازم ہے البتہ کفارہ نہیں ہے۔

سوال: بساوقات امام صاحب تراویح میں سجدہ تلاوت کے بعد بھی غلطی سے سورۃ فاتحہ پڑھ لیتے ہیں تو کیا اس سے نماز میں کوئی اثر پڑے گا؟

جواب: سجدہ تلاوت کے بعد غلطی سے سورۃ فاتحہ پڑھنے کی صورت میں نماز میں کوئی خرابی واقع نہیں ہوگی۔

سوال: کیا روزے کی حالت میں آکسیجن لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب: اگر آکسیجن کے ساتھ کوئی دوائی ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر کوئی دوائی نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔